تحریک ایمان حکمت و بصیرت فکر آخرت اور دعوت و تبلیغ کا جذبہ پیدا کرنے کیلئے

6

ماہنامہ الدعوۃ الی اللہ انٹرنیشنل

شعبان المعظم رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ اکتوبر 2004ء

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللھم سلمنی لرمضان وسلم رمضان لی

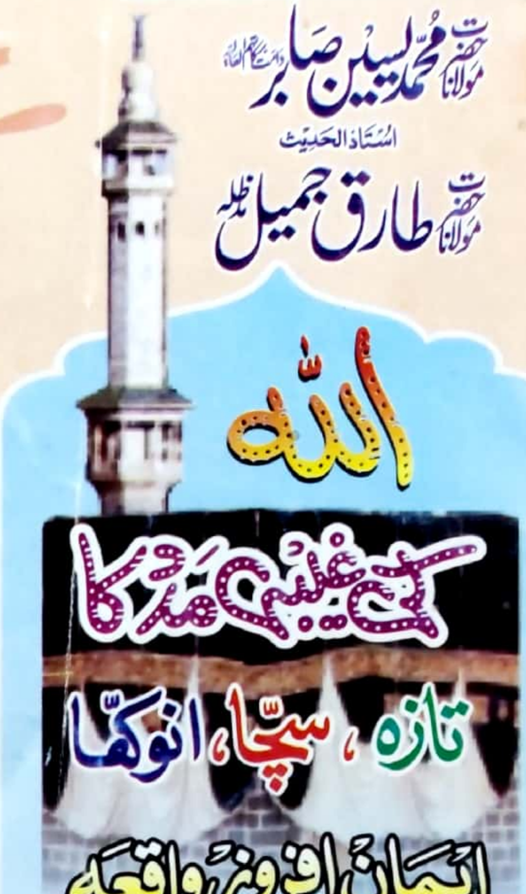
زیرِ سرپرستی

حضرت مولانا محمد یسین صابر دامت برکاتہم العالیہ

استاذ الحدیث

حضرت مولانا طارق جمیل مدظلہ





مثالی والد

مثالی مائیں

مثالی شوہر

مثالی بیوی

مثالی بچے



فراخی رزق کا آسان نسخہ

زکوٰۃ

کے فضائل



ھدیہ ~~10~~ روپے تعارف کیلئے صرف 7 روپے

ماہنامہ الدعوۃ الی اللہ انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ
مولانا قاری عادل محمود

جلد نمبر ۱ | شمارہ نمبر ۶ | سلسلہ اشاعت نمبر ۹

شعبان المعظم / رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ اکتوبر 2004ء

بدل اشتراک فی رسالہ 10 روپے سالانہ 100 روپے صرف بیرون ممالک کیلئے 30$ ڈالر سالانہ

الدعوۃ الی اللہ جاری کرانے کا آسان طریقہ

☆ صرف سو روپیہ زر سالانہ بنام ادارہ منی آرڈر کیجئے گھر بیٹھے بٹھائے ہر ماہ نیا رسالہ حاصل کیجئے۔

☆ مخیر حضرات رسالے کی اشاعت بڑھانے کے ثواب میں شرکت کیلئے پورے ۱۲۰ روپے یا ایک سے زائد سالوں کا زر تعاون پیشگی ارسال فرمائیں

☆ فریضہ تبلیغ کی ادائیگی کے لیے الدعوۃ الی اللہ کو زیادہ سے زیادہ ہاتھوں میں پہنچایئے دوست احباب عزیز و اقارب کو اس کا تعارف کرایئے اور سب کے پڑھنے، عمل کرنے اور دعوت الی اللہ کی مبارک محنت میں آگے بڑھنے کا ثواب حاصل کیجئے

☆ آپ الدعوۃ الی اللہ اپنے والدین مرحومین، عزیز و اقارب کے ایصال ثواب کیلئے تقسیم کرا سکتے ہیں۔ **تقسیم کیلئے خصوصی رعایت**

☆ الدعوۃ الی اللہ قریبی بک سٹال یا اسلامی اخبار فروش سے طلب فرمائیں

ملک بھر سے الدعوۃ الی اللہ کی ایجنسی کے خواہش مند حضرات فوری رابطہ فرمائیں۔

جواب طلب امور کے لئے جوابی لفافہ ضرور ہمراہ بھیجیں

خط و کتابت میں خریداری نمبر، اعزازی نمبر، تبادلہ نمبر، کا حوالہ ضرور دیجئے

منی آرڈر کوپن پر اپنا پتہ مکمل واضح اور خوش خط تحریر کیجئے۔

ہر بار خط و کتابت میں اپنا مکمل پتہ لکھیئے۔ خط میں رقم ڈال کر ہرگز نہ بھیجیں۔

خوشخبری

اللہ کے راستہ میں نکلنے والے جو احباب اپنے عزیز و اقارب کی اصلاح اور انکی تبلیغی تربیت و ترقی کیلئے رسالہ جاری کروائیں ان کیلئے خصوصی رعایت اور سہولت صرف 90 روپے سالانہ زر تعاون رائے ونڈ مرکز کے بالکل سامنے دینی کتابوں کے عظیم مرکز **ادارۃ الحرم** میں یا **اسلامی تبلیغی کیسٹ گھر** نزد اسلام میڈیکل سٹور میں جمع کروا کر رسید ضرور حاصل کریں اور مطلوبہ پتہ پر ہر ماہ پورا سال رسالہ وصول فرمائیں۔

رسالہ لینے، خط و کتابت، منی آرڈر، ڈرافٹ بھجوانے کیلئے رابطہ فرمائیں

ادارہ نشر العلوم شعبہ دعوت الی اللہ

042-7355552 فیکس: 042-7212552
0300-4634112 - 0303-6452747
E-mail: addaweto-e-lallah@hotmail.com
idara_nasher-ul-alome@hotmail.com

۴۷ میکلوڈ روڈ پہلی منزل فاروق ٹریڈرز متصل یوگنڈا ہوٹل بالمقابل لاہور ہوٹل لاہور: پاکستان

پبلشر: عادل محمود - پرنٹر: عکاظ پرنٹرز شمع پلازہ - مقام اشاعت: الحمد مارکیٹ شاپ نمبر 3 اردو بازار لاہور

اللہ کی غیبی مدد کا انوکھا، سچا اور ایمان افروز واقعہ

(تازہ کارگزاری)

اللہ تعالیٰ بہت بڑی قدرت کا مالک ہے وہ جو چاہے اپنی قدرت سے کرسکتا ہے یہ ممکن ہے یہ ناممکن ہے یہ آسان ہے اور یہ مشکل اور یہ بہت ہی مشکل ہے؟ سب میرے آپ کے لئے ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں تو...... (ان اللہ علی کل شئی قدیر) اسباب کے ذریعے جو ہوتا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت سے ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ بغیر اسباب کے بھی کرسکتا ہے اور اس سے بھی بڑھکر اللہ تعالیٰ تو اسباب کے خلاف بھی کرسکتا ہے لا الہ الا اللہ وہ چاہے تو عزت کے اسباب سے ذلت نکال کر دکھائے اور اسباب ذلت میں ہوتے ہوئے عزت کی بلندیاں عطا فرمادے حفاظت کے اسباب میں ہلاک کرکے دکھادے اور ہلاکت کے نقشوں میں محفوظ ومامون اور صحیح سالم بچا کے رکھ دے لا الہ الا اللہ۔ اللہ تعالیٰ کی غیبی مدد کا یہ واقعہ پڑھنے سننے کے بعد خوشی تو ہو ایمان بھی بڑھے لیکن اطمینان نہ ہوجائے کہ بس منزل مقصود حاصل ہوگئی بلکہ یہ اللہ کی مدد کا چھوٹا درجہ ہے جو آپ واقعہ میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

(۱) اللہ کی مدد کا بڑا درجہ کیا ہے؟ (۲) وہ ہم کیوں حاصل کریں (۳) اس کے حصول کے کیا اسباب ہیں؟ یہ انشاء اللہ واقعہ پڑھنے کے بعد ملاحظہ فرمائیے۔

واقعہ: یہ ہے کہ کچھ لوگ دعوت الی اللہ کے سلسلے میں ایک سال کے لئے اللہ کے راستہ میں گلگت کے پہاڑوں میں بستی بستی قریہ قریہ لوگوں کو ملتے ہوئے انہیں دین اور جہد دین کی طرف متوجہ کر رہے تھے گزشتہ دنوں ایک عجیب بات پیش آئی کہ وہ حضرات ایک بستی سے دوسری بستی جا رہے تھے پہاڑی راستہ انتہائی دشوار گزار تھا نیچے بہت تیز دریا بہہ رہا تھا جس کی خوف ناک تندو تیز لہروں میں گر کر کسی کا زندہ بچنا انتہائی مشکل ہے...... چلتے چلتے اچانک ایک ساتھی کا پاؤں پھسلا اور وہ نیچے دریا میں جا گرا ساتھی اتنی گہرائی میں گرتے ہوئے لہروں میں بہتے ہوئے اپنے ساتھی کو بے بسی سے دیکھتے رہ گئے اور وہ ان کی آنکھوں سے اوجھل ہوگیا آگے اس کے ساتھ کیا بیتی؟ وہ بہتے بہتے ایک بڑی چٹان کے ساتھ چمٹ کر اٹک گیا اور حیران وپریشان ہوگیا کہ کیا کروں اور کیسے نکلوں؟ اسی اثناء میں اس نے دیکھا ایک بہت بڑا اژدہا منہ کھولے اس کے سامنے آگیا اور اس کا منہ اتنا بڑا کہ پوری گائے کو بھی نگل سکے اب تو اس نے موت کا یقین کرلیا اور خوف کے مارے آنکھیں بھینچ لیں اور کلمہ پڑھ لیا لیکن وہ کیا دیکھتا ہے کہ وہ اژدہا اس کے قریب پیٹھ سامنے کرکے کھڑا ہوگیا اور زبان حال سے اپنے اوپر سوار ہونے کی دعوت دینے لگا اس کے دل میں بھی اللہ نے ڈال دیا اور یہ کود کر اس پر سوار ہوگیا وہ تو بہت نرم وملائم تھا اب اژدھے نے باہر کی طرف رینگنا شروع کردیا۔ رینگتے رینگتے اسے وہ ایک چٹیل میدان میں لے آیا یہاں لا کر اس نے اسے اتار دیا اور وہاں سے چلا گیا اللہ کا یہ پیارا بندہ اسی عجیب وغریب کشمکش میں تھا کہ اس نے دیکھا ایک جیپ وہاں آئی جیپ میں سوار لوگوں نے اسے بھی اپنے ساتھ سوار کیا اور ایک شہر کے تبلیغی مرکز میں چھوڑ کر وہ غائب ہوگئے جہاں پر اس کے پہاڑ سے گر کر اللہ کو پیارے ہوجانے کی اطلاع پہنچ چکی تھی جب انہوں نے اسے زندہ سلامت دیکھا تو بہت حیران ہوئے۔

یہ واقعہ عجیب وغریب تو ضرور ہے لیکن ناقابل یقین نہیں ہے اس سے بھی زیادہ عجیب وغریب واقعات اللہ کے پیاروں کے ساتھ پیش آتے رہے ہیں اور آتے رہتے ہیں اور آتے رہیں گے لیکن ایسے واقعات کے بعد مطمئن ہوجانا چاہئے یا نہیں؟ ہرگز نہیں! حضرات صحابہ کرامؓ کے ساتھ تو اس سے بھی بڑے بڑے اللہ کی مدد کے واقعات پیش آئے وہ پھر بھی اللہ سے ڈرتے رہے اور نیکیوں میں آگے بڑھتے رہے۔

اللہ کی مدد کا اعلیٰ درجہ

جہاں کھانے کی ضرورت پیش آئی اللہ کی طرف سے لگے

اگائے دسترخوان اتر آنا سواری کی ضرورت پیش آئی غیبی سواری کامہیا ہوجانا، کھانا کم ہوا برکت پیدا ہوجانا، جماعت راستہ بھول گئی پرندوں کے غول کا آگے آنا اور پھران کا انسان بن کرراستہ کی نشاندہی کر کے غائب ہوجانا۔ اس قسم کے سینکڑوں واقعات یہ سب اللہ کی مہربانی اور اس کا فضل واحسان ہے لیکن یہ ہمیں مطلوب نہیں ہونا چاہیے بلکہ ہمارا مطلوب تو اللہ کی مدد کا وہ درجہ ہو جو صحابہ کرامؓ کو مطلوب تھا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بایں الفاظ فرمایا ہے "اذا جاء نصر الله والفتح ورأيت الناس يدخلون في دين الله افواجاً" جی ہاں یہ ہے اللہ کی مدد کا اعلیٰ درجہ کہ اللہ کے بندے اللہ کے دین میں فوج درفوج داخل ہونے لگیں ملکوں کے ملک قوموں کی قومیں مذہب اسلام اختیار کرنے لگیں آج امریکا مسلمان ہو گیا اخبار میں خبر چھپے آج چین، جاپان والے اللہ کی بندگی میں داخل ہو گئے۔ اے کاش! جلد وہ وقت آجائے کہ جن آنکھوں سے دین مٹتے دیکھا انہیں آنکھوں سے مرنے سے پہلے پہلے دین کو چمکتے بھی دیکھ لیں دین کی توہین اور استہزاء تو دیکھی یا اللہ تو اپنی قوت، قدرت اور طاقت سے دین اسلام کا بول بالا دکھا دے حق کو پورے عالم میں غالب کر دے۔

(اللهم انصر الاسلام والمسلمين اللهم اعز الاسلام والمسلمين اللهم احي الدين كله في العالم كله بقدرتك يارب العالمين برحمتك يا ارحم الراحمين)۔

لیکن یہ بات یاد رہے کہ جب مسلمان اجتماعی طور پر دین پر عمل کرتے تھے دین کی محنت کرتے تھے تو اللہ کی مدد بھی اجتماعی طور پر آتی تھی پوری کی پوری قوم، پورے پورے لشکر اللہ کی غیبی مدد کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے اب انفرادی طور پر مسلمان دین اور جہد دین کو تھامے ہوئے ہیں تو اللہ کی مدد بھی انفرادی طور پر آتی ہے۔ اور قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے دین کی مدد کرنیوالوں کے ساتھ اپنی مدد اور نصرت کا پکا، سچا، تاکید در تاکید وعدہ فرمایا ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے (ولينصرن الله من ينصره) کہ جو اللہ کی یعنی اللہ کے دین کی مدد کرے گا تو ضرور بالضرور اللہ اس کی مدد کرے گا۔

یاد رکھیے! یہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ یہ اللہ کے دین کی مدد نہیں ہے یہ تو مسلمان کی وردی ہے صرف وردی پہن کر کوئی فوجی کام کرنے کا دعوی نہیں کرتا جب تک وہ عملی جدوجہد میں شرکت نہ کرے ایسے ہی ہم بھی یہ وردی پہن کر مٹے دین کو زندہ کرنے اور جو ہے اسے پھیلانے کے لئے کوشش کریں۔

رمضان المبارک میں نوافل کا درجہ فرضوں کے برابر اور ایک فرض کا درجہ ستر فرضوں کے برابر ہونا

"عن سلمان الفارسیؓ قال خطبنا رسول الله ﷺ في آخر يوم شعبان فقال يا ايها الناس قد اظلكم شهر عظيم شهر مبارك شهر فيه ليلة خير من الف شهر جعل الله صيامه فريضة وقيام ليله تطوعاً من تقرب فيه بخصلة من الخير كان كمن ادى فريضة فيما سواه ومن ادى فريضة فيه كان كمن ادى سبعين فريضة فيما سواه" (مشکوٰۃ شریف)

حضرت سلمان فارسیؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم نے ماہ شعبان کی آخری تاریخ میں ہم لوگوں کو وعظ فرمایا کہ تمہارے اوپر ایک مہینہ آرہا ہے جو بہت بڑا مہینہ ہے، بہت مبارک مہینہ ہے اس میں ایک رات ہے شب قدر جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ کے روزوں کو فرض فرمایا ہے اور اس کی راتوں کے قیام یعنی تراویح کو ثواب کی چیز بنایا ہے جو شخص اس مہینہ میں کسی نیکی کے ساتھ اللہ کا قرب حاصل کرے وہ ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں اس نے فرض ادا کیا اور جو شخص اس مہینہ میں کسی فرض کو ادا کرے وہ ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں ستر فرض ادا کرے۔

نیکیوں کی سیل-سیل-سیل

صاحبزادہ قاری عبدالباسط (جدہ)

تین سیکنڈ کے عمل سے کروڑوں کھربوں نیکیاں:

سیدنا عبادہ بن الصامتؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے مومن مردوں اور مومن عورتوں (یعنی تمام اہل ایمان) کی مغفرت کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس شخص کے لئے تمام مومن مردوں اور تمام مومن عورتوں کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھے گا (صحیح الجامع الصغیر)

قارئین کرام! اگر آپ نے صرف چار مختصر الفاظ یوں کہے

"اللھم اغفر للمؤمنین والمؤمنات"

اے اللہ تمام مومنین و مومنات کی مغفرت فرما تو تین سیکنڈ والے اس مبارک اور نیک عمل کی بدولت آپ کے لئے کروڑوں اربوں بلکہ کھربوں نیکیاں لکھ دی گئیں۔ ایک منٹ میں 7320 نیکیاں اور ایک ماہ میں 549000 نیکیاں۔

سورۃ الفاتحہ قرآن پاک کی اہم ترین سورت ہے یہ سورۃ توحید خالص کا عظیم نمونہ و سبق ہے۔ اس سورۃ میں 122 حروف ہیں سورۃ الفاتحہ ایک بار پڑھنے سے آپ کو 1220 نیکیوں کا ثواب ملتا ہے آپ ایک منٹ میں سورۃ الفاتحہ چھ بار پڑھ سکتے ہیں اور اس طرح آپ کے لئے 7320 نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔

فجر کی دو سنتیں، ظہر کی چار سنتیں اور پھر دو سنتیں، مغرب کی دو سنتیں پھر عشاء کی چار سنتیں اور وتر اس طرح مجموعی طور پر آپ یومیہ کم از کم پندرہ مرتبہ سورۃ الفاتحہ پڑھتے ہیں اور روزانہ آپ کے لئے 18300 نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

☆ راستے چلتے چلتے 2 سیکنڈ میں 300 نیکیاں کمایئے اگر آپ نے سر راہ آنے جانے والے مسلمان بھائیوں کو سلام کیا یا ملاقات کے وقت السلام علیکم کہا تو آپ کے لئے نیکیوں کا دروازہ کھل گیا۔ مثلاً السلام علیکم کہنے پر دس نیکیاں مل گئیں ورحمۃ اللہ کہیں تو بیس نیکیاں لکھ دی گئیں اور اگر وبرکاتہ بھی کہا تو تیس نیکیاں لکھ دی گئیں

چونکہ ایک نیکی دس کے برابر ہے لہٰذا دو سیکنڈ کے اس عمل پر آپ کے لئے 300 نیکیاں لکھ دی گئیں۔

ایک منٹ میں ایک ہزار نیکیاں کمایئے اور ہزار گناہ بخشوایئے۔

☆ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اس بات سے بھی عاجز ہے کہ روزانہ ایک ہزار نیکیاں کمائے۔ اس پر مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک نے سوال کیا کہ کس طرح ہم میں سے کوئی روزانہ ہزار نیکی کما سکتا ہے تو فرمایا کہ جو شخص بھی سو مرتبہ سبحان اللہ کہے تو اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور ہزاروں گناہ معاف کیے جائیں گے (صحیح مسلم)

یہ سو بار تسبیح کہنا ایک آسان عمل اور ہلکی پھلکی نیکی ہے جس پر ایک منٹ خرچ ہوتا ہے گویا کہ ہم ایک منٹ میں اسی آسان عمل کی بدولت ایک ہزار نیکیاں کما سکتے ہیں اور ایک ہزار گناہ معاف کروا سکتے ہیں۔

☆ اگر آپ نے ایک دن میں دس مسلمان بھائیوں کو سلام کیا ہے یا ہماری کسی مسلمان بہن نے ٹیلی فون پر یا دوران ملاقات اپنی کسی دوسری مسلمان بہنوں کو سلام کیا ہے تو ایک دن میں سلاموں کے بدلے نیکیوں کی تعداد 3000 بنتی ہے گویا کہ یومیہ تین ہزار نیکیاں کمائی جا سکتی ہیں۔ اگر یہ مبارک عمل روزانہ اسی تعداد میں یا اس سے بھی زیادہ انجام دیا جائے تو بے شمار نیکیاں اپنے دامن میں بھری جا سکتی ہیں۔

ہم سب کو اللہ تعالیٰ ان آسان نیکیوں کو معمول بنانے کی توفیق سے نوازے آمین

نوٹ: دین صرف ان اعمال میں منحصر نہیں ہے بلکہ ہر مسلمان پر فرض ہے وہ تمام حقوق و فرائض ادا کرے اور تمام گناہوں سے بچنے کی بھرپور کوشش کرے اسی جذبہ اعتدال کے ساتھ ان نیک اعمال کو وظیفہ بنایا جائے۔

فضائل مسجد

"عن ابی ھریرۃؓ ان رسول اللہ ﷺ قال أحب البلاد الی اللہ تعالیٰ مساجدھا و أبغض البلاد الی اللہ أسواقھا" ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب جگہوں سے زیادہ محبوب مساجد ہیں اور سب سے زیادہ ناپسندیدہ جگہیں بازار ہیں۔ (رواہ مسلم)

☆حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسجد سے محبت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرماتے ہیں۔

☆حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مسجد ہر متقی کا گھر ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ جس کا گھر مسجد ہو اسے راحت دوں گا اس پر رحمت کروں گا، پل صراط کا راستہ آسان کردوں گا، اپنی رضا نصیب کروں گا اور اسے جنت عطا کروں گا" (طبرانی)

☆"حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک عورت مسجد سے کوڑا کرکٹ اٹھاتی تھی اس کا انتقال ہوگیا۔ نبی کریم ﷺ کو اس کے دفن کرنے کی اطلاع نہیں دی گئی۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کا انتقال ہوجائے تو مجھے اس کی اطلاع دے دیا کرو۔ آپ ﷺ نے اس عورت کی نماز جنازہ پڑھی اور ارشاد فرمایا: میں نے اسے جنت دیکھا اس لئے کہ وہ مسجد سے کوڑا کرکٹ اٹھاتی تھی۔"

☆حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے کوئی مسجد بنائی جس میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنا دیتے ہیں۔ (ابن حبان)

ان سب فضائل کے حصول کے لئے ہمیں مساجد سے خوب تعلق بنانا چاہئے ان احادیث مبارکہ میں سچی خوشخبریاں ان لوگوں کے لئے ہیں جو مساجد سے الفت رکھتے ہیں گزشتہ شماروں میں مساجد بنوانے کی ترغیب دی گئی الحمدللہ احباب نے اپنے علاقوں میں مساجد بنوانے کے لئے پیش رفت فرمائی ہے اور بعض احباب نے مساجد بنوانے کے لئے مناسب جگہوں کی طرف متوجہ کیا واقعی انتہائی قابل افسوس ہے وہ مسلمانوں کا محلہ، ٹاؤن، آبادی جسمیں مسجد نہ ہو یا اتنی دور ہو کہ وہاں نماز کے لئے جانے کی ہمت نہ پڑے۔

سب سے پہلی حدیث میں آنحضرت ﷺ کا مبارک ارشاد ہمارے تاجر دوکان دار بھائیوں کو جھنجھوڑتا ہے کہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ جگہ میں تو دوکانیں بلکہ پلازے اور سٹار تعمیر کروا دیے اور جو جگہیں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں وہ کتنی بنوائیں ہر آدمی ان فضائل کو پڑھ کر یہ سوچے کہ میں کہیں ان فضائل سے محروم تو نہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو تمام خیر کے کاموں میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ جن احباب نے مساجد کے سلسلے میں تعاون کیا اور اللہ کے گھر بلکہ اپنے لئے جنت کا محل بنانے کا سبب اختیار فرمایا اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ یقیناً انہیں اس کا بدل عطا فرمائے گا یہ اللہ تعالیٰ کی مبارک سنت ہے کہ جو چیز بھی اللہ رب العزت کے راستہ میں خرچ کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ اسمیں برکت عطا فرماتے ہیں جب احباب نے مساجد بنوائیں ان کے لئے جنت کے محلات کی خوشخبریوں کے تازہ سچے واقعات بھی سامنے آئے لیکن ان کی بجائے یہ چند احادیث، آنحضرت ﷺ کے سچے ارشادات پر ہی اکتفا کیا جارہا ہے۔ جنت میں گھر بنانے کے لئے اپنے علاقوں میں جہاں مساجد کی واقعی ضرورت ہے زیادہ سے زیادہ مساجد بنوئیں یا ادارہ کے تعاون سے مساجد بنوانے کے لئے رابطہ فرمائیں۔

برائے رابطہ: ادارہ نشر العلوم

شعبہ خدمت المساجد 47۔میکلوڈ روڈ بالمقابل لاہور ہوٹل لاہور

0303-6452747,0300-4634112

ٹی وی اور وقت کا ضیاع

فاروق احمد اختر

اللہ تعالیٰ نے انسان کو دنیا میں بہت تھوڑے وقت کے لئے بھیجا ہے اس مختصر وقت کو اللہ کی عبادت اور فرمانبرداری کے اندر گزارنا چاہیے کیونکہ ہماری زندگی کے ایک ایک سانس کا حساب ہوگا۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے "قیامت میں آدمی کے قدم اس وقت تک اپنی جگہ سے نہیں ہٹ سکتے جب تک چار سوال نہ کر لئے جائیں (۱) عمر کس کام میں ختم کی۔ (۲) جوانی کس کام میں خرچ کی۔ (۳) مال کس طرح کمایا اور کس کس مصرف میں خرچ کیا۔ (۴) اپنے علم پر کتنا عمل کیا تھا۔"

(ترغیب عن بیہقی)

سوچنے کی بات:۔

قارئین کرام ہمیں سوچنا چاہیے کہ جس وقت ہم ٹی وی کے سامنے گزارتے ہیں اس وقت میں کیوں نہ قرآن پاک کی تلاوت کر لی جائے ۔اس وقت میں کیوں نہ اپنی چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا کر لی جائے اس وقت میں کیوں نہ نوافل پڑھ کے اللہ کو راضی کر لیا جائے ۔ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں اکثر لوگ دھوکے میں مبتلا ہیں ۔ایک تندرستی اور دوسری فراغت۔"

(بخاری شریف)

حقیقت یہ ہے کہ تندرستی اور فراغت دونوں ایسی نعمتیں ہیں جن کی قدر چھن جانے کے بعد ہی معلوم ہوتی ہے اسی مضمون کو آپ ﷺ نے ایک اور جگہ وضاحت کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ "پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو۔ بڑھاپے سے پہلے جوانی کو، بیماری سے پہلے تندرستی کو، فقرو فلاس سے پہلے مالداری کو، تفکرات میں پھنسنے سے پہلے فراغت کو اور موت سے پہلے زندگی کو۔" (ترمذی)

اوقات کا ضائع کرنا حرام ہے:۔

فتاوی عبدالحی جلد نمبر ۲ میں لکھا ہے کہ اوقات کا ضائع کرنا قطعاً ناجائز ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ انسان کا اصل سرمایہ اور رأس المال اس کا وقت ہی ہے اور دنیا درحقیقت آخرت کی کھیتی ہے جو شخص اپنے سرمائے کو صحیح استعمال کرے گا وہ فائدے میں رہے گا اور جو اسے فضول برباد کرے گا وہ گھاٹے اور نقصان میں رہے گا۔ اور اس مقدس مہینہ میں تو اور زیادہ وقت کی قدر کرنی چاہئے کیونکہ یہ مہینہ اللہ کی رحمتوں برکتوں اور دونوں جہانوں کی خیروں کو لوٹنے کا مہینہ ہے اور یہ اصول تو عام ہے کہ جس کام میں فائدہ زیادہ ہو اگر اسی میں نقصان ہو تو نقصان بھی بڑا ہوتا ہے۔ جس تجارت میں کروڑوں کا نفع ہو اگر اسی میں خسارہ ہو تو وہ بھی کروڑوں کا ہوتا ہے سائیکل پر سوار پیدل سے جلد منزل تک پہنچتا ہے لیکن اگر پیدل چلنے والا گرے گا تو تھوڑی چوٹ آئے گی سائیکل سوار کی چوٹ اس سے زیادہ ہوگی موٹر سائیکل کا فائدہ اس سے کہیں زیادہ ہے لیکن اس سے گرنے والے کا نقصان بھی بہت زیادہ ۔اسی طرح گاڑی، ریل گاڑی اور جہاز کا جہاں فائدہ بڑھتا گیا نقصان کی صورت میں نقصان بھی بڑھتا گیا۔ اسی طرح رمضان میں نیکیوں کے سیزن میں اللہ کی رحمت کا سمندر جب ٹھاٹھیں مار رہا ہو اور کوئی بدبخت پھر بھی وقت ضائع کرے تو اللہ تعالیٰ کی صفت قہار، جبار، منتقم بھی جوش میں آسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

عید کارڈ یا......

اگلا شمارہ انشاء اللہ عید کارڈ سے بھی زیادہ خوبصورت ہوگا زیادہ سے زیادہ خرید کر اپنے دوستوں کو عید کارڈ کی بجائے تحفہ بھیجئے اور یہ غلط رسم ختم کیجئے۔

تحریک ایمان، حکمت وبصیرت، فکر آخرت اور دعوت تبلیغ کا جذبہ پیدا کرنے والے مستند تاریخی واقعات، اپنے تجربات اور تازہ کارگزاریاں ارسال فرما کر قلم کے ذریعے بھی اپنی دعوت امت تک پہنچایئے۔

حقیقی روزہ

(محمد یوسف بن الیاس)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا "بہت سے روزہ رکھنے والے ایسے ہیں کہ ان کو روزہ کے ثمرات میں بجز بھوکا رہنے کے کچھ بھی حاصل نہیں اور بہت سے شب بیدار ایسے ہیں کہ ان کو رات کے جاگنے (کی مشقت) کے سوا کچھ بھی نہ ملا۔" (رواہ ابن ماجہ والنسائی)

مشائخ نے روزہ کے آداب میں چھ امور تحریر فرمائے ہیں کہ روزہ دار کو ان کا اہتمام نہایت ضروری ہے۔

اول: نگاہ کی حفاظت کہ کسی بے محل جگہ پر نہ پڑے حتیٰ کہ بیوی پہ بھی شہوت سے نگاہ نہ ڈالے پھر اجنبی کا کیا ذکر نبی کریم ﷺ کے فرمان کا مفہوم یہ ہے کہ "نگاہ ابلیس کے تیروں میں سے ایک تیر ہے جو شخص اس سے اللہ کے خوف کی وجہ سے بچا رہے اللہ تعالیٰ اس کو ایسا نور ایمانی نصیب فرماتے ہیں جس کی حلاوت اور لذت قلب میں محسوس کرتا ہے"۔

دوم: زبان کی حفاظت ہے جھوٹ، چغل خوری، لغو بکواس، غیبت، بدگوئی، بدکلامی، جھگڑا وغیرہ سب اس میں داخل ہیں بخاری شریف کی روایت میں ہے کہ روزہ آدمی کے لئے ڈھال ہے اس لئے روزہ دار کو چاہئے کہ زبان سے کوئی فحش بات یا جہالت کی بات مثلاً تمسخر، جھگڑا وغیرہ نہ کرے اگر دوسرا کوئی جھگڑنے لگے تو اسے کہہ دے کہ میرا روزہ ہے اور اگر وہ بے وقوف یا ناسمجھ ہو تو اپنے دل کو سمجھا دے کہ تیرا روزہ ہے مجھے ایسی لغویات کا جواب مناسب نہیں بعض علماء کے نزدیک جھوٹ، غیبت وغیرہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے لہٰذا ان سے بچیں اور دوسروں کو بچائیں۔

سوم: کان کی حفاظت ہے یعنی ہر مکروہ چیز سے جس کا کہنا اور زبان سے نکالنا ناجائز ہے اس کی طرف کان لگانا اور سننا بھی ناجائز ہے نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ غیبت کرنے والا اور سننے والا دونوں گناہ میں شریک ہیں۔

چہارم: باقی اعضاء بدن مثلاً ہاتھ کا ناجائز چیز پکڑنے سے پاؤں کا ناجائز چیز کی طرف چلنے سے روکنا اور اسی طرح باقی اعضاء بدن کا۔ اسی طرح افطار کے وقت پیٹ کو مشتبہ چیز سے محفوظ رکھنا۔

جو شخص روزہ رکھ کر حرام مال سے افطار کرتا ہے اس شخص جیسا ہے جو کسی مرض کے لئے دوا کرتا ہے مگر اس کے ساتھ اس میں زہر بھی ملا لیتا ہے کہ اس مرض کے لئے تو وہ دوا مفید ہو جائیگی مگر یہ زہر ساتھ ہلاک بھی کر دیگا۔

پنجم: افطار کے وقت حلال مال سے بھی اتنا زیادہ نہ کھانا کہ پیٹ سیر ہو جائے اس لئے کہ روزہ کی غرض اس سے فوت ہو جاتی ہے مقصود روزہ سے قوت شہوانیہ کا کم کرنا ہے اور قوت نورانیہ اور ملکیہ کا بڑھانا ہے گیارہ ماہ بہت کچھ کھانا ہے اگر ایک ماہ کچھ کمی ہو جائے گی تو کیا جان نکل جاتی ہے۔ عبادت میں لذت اس وقت آئیگی جب کھانا کم کھائیں گے۔

ششم: روزہ کے بعد اس سے ڈرتے رہنا بھی ضروری ہے کہ نہ معلوم یہ روزہ قابل قبول ہے یا نہیں اسی طرح ہر عبادت کے ختم پر کہ نہ معلوم کوئی لغزش جس کی طرف التفات بھی نہیں ہوتا ایسی تو نہیں ہوگئی جس کی وجہ سے یہ میرے منہ پر مار دیا جائے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد پاک ہے بہت سے قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ قرآن ان کو لعنت کرتا رہتا ہے روزہ کو اپنی نیت کی حفاظت کے ساتھ اس سے خائف بھی رہنا چاہئے اور دعا بھی کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ اس کو اپنی رضا کا ذریعہ بنالیں بعض نے ساتویں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ دل کو اللہ کے سوا کسی چیز کی طرف متوجہ نہ کرے۔

بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ روزہ میں شام کو افطار کے لئے کسی چیز کے حاصل کرنے کا مقصد بھی خطا ہے اس لئے کہ یہ اللہ کے وعدۂ رزق پر اعتماد کی کمی ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو اس پر حقیقی معنوں میں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین)

استقبال رمضان المبارک

(حافظ محمد صدیق شمشاد)

رمضان المبارک کی آمد آمد ہے جو اللہ رب العزت کی خصوصی رحمت و مغفرت اور بخشش کا مہینہ ہے نور ایمان سے معمور اور محبت الٰہیہ سے سرشار اہل دل بڑی بے تابی اور شوق سے اسی ماہ مقدس کا انتظار کر رہے ہیں اور کیوں نہ اس کا انتظار کریں کہ خود امام الانبیاء محبوب کبریاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ جب رجب کا چاند دیکھتے تو بارگاہ ایزدی میں یوں دعا فرماتے اللھم بارك لنا فی رجب و شعبان و بلغنا رمضان (مجمع الزوائد) ترجمہ: اے اللہ! ہمارے لئے رجب اور شعبان کے مہینوں میں برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان کے مہینہ تک پہنچادے۔

گویا رمضان المبارک کے مقدس مہینہ سے دو مہینے پہلے سے رمضان کا انتظار اور اس کے حاصل کرنے کا شوق نبی کریم ﷺ کے قلب اقدس میں جلوہ گر ہو جاتا اور اس کے حصول کی دعا فرماتے کہ یا اللہ! یہ مہینہ نصیب فرما اس حدیث مبارک سے جہاں رمضان المبارک کی قدر و منزلت اور اہمیت ثابت ہوتی ہے وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ کوئی شخص اس نیت سے درازی عمر کی دعا مانگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل پیرا ہو کر اللہ رب العزت کو راضی کر سکے تو یہ درست ہے۔

مقصد صیام:۔ رمضان المبارک کے مہینہ میں اللہ تعالیٰ عزوجل اپنے بندوں کو اپنے قرب خاص سے نوازنا چاہتے ہیں کہ میرے بندے جو دنیاوی کاموں میں منہمک ہو کر مجھ سے غافل ہو گئے اور گیارہ مہینے کے کاموں، دھندوں (اگر شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے انہیں اختیار کیا جائے) میں لگ جانے کی وجہ سے ان کی روحانیت اور ہمارے ساتھ تعلق میں جو کمی واقع ہو گئی اس ماہ مبارک میں عبادت و اطاعت میں خوب مشغول ہو کر اس کمی کو دور کر لیں چنانچہ دن بھر میں روزہ اور رات میں تراویح کی عبادت کو مشروع فرمایا کہ تقویٰ کی روحانی قوت سے مضبوط سے مضبوط تر ہو اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر روزے فرض کئے گئے تھے تا کہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو۔ "تم پرہیز گار بن جاؤ" رمضان میں صرف اتنی بات کافی نہیں کہ روزہ رکھ لیا اور تراویح پڑھ لی پس فارغ ہو گئے بلکہ رمضان المبارک کا مقصد گیارہ مہینے میں ہونے والی غفلت اور اللہ تعالیٰ سے دوری کو ختم کرنا اور اللہ عزوجل سے ایسا مضبوط تعلق قائم کرنا ہے کہ آئندہ کیلئے اس کی ادنیٰ سے ادنیٰ نافرمانی کا ارتکاب نہ کرے۔

رمضان المبارک کے معمولات:۔

اس عظیم مقصد کو حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کا اہتمام ضروری ہے۔

(1) کثرت عبادت: اس مقدس مہینہ کو زیادہ سے زیادہ عبادات کے لئے فارغ کیا جائے اپنی تجارت، ملازمت، زراعت اور دیگر دنیوی کاموں میں جن کو مؤخر کیا جا سکتا ہے انہیں مؤخر کر دے اور ناگزیر کاموں کو جس قدر مختصر کیا جا سکتا ہے مختصر کر دے اور اس مہینہ کو خالص عبادات میں صرف کرے۔

(2) گناہوں سے اجتناب: اس مقدس مہینہ میں خصوصی طور پر گناہوں سے بچنے کا اہتمام کرے یہ سوچ کہ جب اللہ تعالیٰ کے حکم پر حلال کھانے، پینے وغیرہ سے باز آ گیا تو جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے حرام قرار دیا ہے مثلاً جھوٹ بولنا، غیبت، گالی گلوچ، الزام تراشی، رشوت خوری، بدنظری، سود، جوا، گانا باجہ سننا وغیرہ ان گناہوں کو کیوں نہیں چھوڑتا۔

(3) تلاوت قرآن کریم: یوں تو سال بھر قرآن مجید کی تلاوت کا اہتمام کرنا چاہئے تاہم رمضان المبارک کا مہینہ نزول قرآن کا مہینہ ہے اور اس ماہ مقدس کو قرآن مجید سے

خاص مناسبت ہے اس لئے رمضان میں زیادہ سے زیادہ تلاوت کا اہتمام کرنا چاہئے

(4)نوافل کا اہتمام: رمضان المبارک میں نوافل کا خصوصی اہتمام کیا جائے خاص کر جن لوگوں کو عام دنوں میں تہجد پڑھنے کی توفیق نہیں ہوتی ان کے لئے رمضان المبارک میں تو تہجد کا اہتمام بھی آسان ہے اسلئے کہ سحری کے لئے تو اٹھنا ہی ہوتا ہے تھوڑی دیر پہلے اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھ لی جائے نیز اشراق چاشت اور اوابین کے نوافل کا بھی اہتمام کیا جائے۔

(5)ذکرواستغفار کی کثرت: مسلمان کی زبان ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر ہونی چاہیے رمضان میں خصوصاً اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے کلمہ طیبہ، لاالہ الا اللہ، تیسرا کلمہ، درود شریف اور استغفار کی کثرت کریں۔

(6)صدقہ وخیرات: رمضان المبارک میں خصوصی طور پر محتاجوں، مساکین غرباء، یتیموں، بیواؤں، حاجت مندوں، مجاہدین اسلام اور شہدائے کرام کے مستحق اہل خانہ کی بھرپور مدد ونصرت کی جائے۔ نفلی صدقات بھی زیادہ زیادہ سے دیئے جائیں نبی کریم ﷺ کا دریائے سخاوت یوں تو سال بھر موجزن رہتا تھا لیکن رمضان المبارک میں آپ کی سخاوت ایسی ہوتی تھی جیسے جھونکے مارتی ہوئی تیز ہوائیں۔ لہٰذا ہمیں بھی حضور اکرم ﷺ کے نقش قدم پر اس مہینہ میں صدقات کی کثرت کرنی چاہیے۔

(7)دعاؤں کا اہتمام: اس مقدس مہینہ کی قدرومنزلت پہچانتے ہوئے دن رات سحر وافطار اور ہر وقت بارگاہ الٰہی میں دعائیں کی جائیں اپنے لئے اپنے والدین، عزیز واقارب اور ملک وملت کی فلاح وکامیابی اور اسلام کی سربلندی کے لئے خوب دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہئے اللہ رب العزت اس مہینہ کی قدرومنزلت پہچاننے اور مذکورہ بالا باتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

بقیہ از صفحہ نمبر 11 نوازشریف نے پوچھا حضرت پھر ہمیں اللہ کی رحمت کے حصول کے لئے کیا کرنا چاہیے؟ مولانا نے فرمایا کہ جناب اللہ سے توبہ کریں اور عوام سے توبہ کی اپیل کریں اللہ آنسو بہانے، گڑگڑانے اور معافی مانگنے والوں کو معاف کردیا کرتا ہے جناب وزیراعظم یقین کیجئے یہ مسائل زمینی نہیں آسمانی ہیں جب تک اللہ کی مدد، اللہ کی رہنمائی اور اللہ کی رحمت نہیں آئیگی یہ ملک ٹھیک نہیں ہوگا۔ اور نہ ہی اس ملک کے مسئلے ختم ہوں گے نوازشریف نے کہا حضرت! آپ مجھے تقریر لکھ دیں میں قوم سے خطاب کرونگا اور اس سے توبہ کرنے کی اپیل کروں گا میٹنگ ختم ہوگئی مولانا نے تقریر لکھنا شروع کردی لیکن نواز شریف کی مہلت ختم ہوگئی۔ یہ حقیقت ہے کہ اللہ پاک نے مسلمان کی کامیابی اعمال سے جوڑ دیا ہے نہ کہ مال سے اس لئے آج جتنی محنت مال کمانے کے لئے ہو رہی ہے اتنی محنت اعمال کے لئے نہیں ہو رہی اسی وجہ سے ہمارے گھر آج سکون وآرام سے خالی ہیں آج ائر کنڈیشنڈ ہمارے جسموں کو تو ٹھنڈک پہنچاتی ہے لیکن دل میں سکون نہ پہنچا سکا ہمارے گھر پر تعیش چیزوں سے بھرے پڑے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ بیماریوں، نااتفاقیوں، بے سکونی نے بھی ڈیرے ڈال رکھے ہیں آج سے سو سال پہلے والے لوگ ہم سے زیادہ آرام وسکون میں تھے حالانکہ ہمیں زیادہ آرام وسکون اور بیماریوں سے محفوظ ہونا چاہئے تھا کیونکہ آج جتنی ترقی ہم نے کی ہے وہ آج سے پہلے نہ تھی ہمیں سکون کیوں نہیں مل رہا اس کی بنیادی وجہ ہماری زندگیوں میں اعمال کا نہ ہونا ہے آج بھی اگر امت سکون حاصل کرنا چاہتی ہے تو اسے حضورؐ کے تجویز کردہ نسخے استعمال کرنے ہوں گے جیسا کہ حدیث بالا میں گزر چکا ہے اور اس امت کو اپنی سوچ بدلنا ہوگی کہ مال سے سب کچھ نہیں ہوتا بلکہ یہ کہنا ہوگا کہ اعمال سے سب کچھ ہوتا ہے اسی لئے کہتا ہوں کامیاب زندگی کا سنہری گر مال نہیں اعمال ہیں آیئے آج ہی ان اعمال کو سیکھنے کے لئے وقت نکالیں اور اعمال کے لئے بھی ویسی ہی محنت کریں جیسی مال کے لئے کرتے ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

مال نہیں، اعمال

مولانا ناصر کاشمیری

ہر دنیا کا ہر انسان چاہے کافر ہو یا مسلم ہر ایک کی خواہش ہوتی ہے کہ میں دنیا کا امیر ترین آدمی بن جاؤں عزت والا بن جاؤں اچھا آدمی بن جاؤں طاقتور بن جاؤں تا کہ تمام لوگ مجھ سے ڈریں میرے رزق میں کشادگی ہو میں کسی کا محتاج نہ ہوں وغیرہ وغیرہ۔ مذکورہ بالا چیزیں حاصل کرنے کے لئے مسلم اور کافر کی راہیں جدا جدا ہیں کافر کو تو ممکن ہے اس دنیا میں اس کے اپنے اختیار کردہ راستے سے یہ چیزیں مل جائیں لیکن مسلم کو یہ تمام چیزیں رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے نورانی طریقہ سے ملیں گی آج کا مسلمان بھی کافر کی ڈگر پہ چل کر خیر الدنیا والآخرۃ کا مصداق بن گیا ہے بڑے ہی دکھ اور درد کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج مسلمان کی بالکل وہی سوچ ہے جو ایک کافر کی ہے مال ہے تو سب کچھ ہے اور مسلمان کی بھی یہی سوچ ہے اسی کی خاطر مسلمان حرام حلال کی تمام حدود پھلانگ کر دن رات مال بٹورنے کے چکر میں ہے کہیں سود کی غلاظت شیر مادر کی طرح کھائے جا رہا ہے کہیں اشیاء خورد ونوش اور ادویات میں ملاوٹ کر کے اپنے انسان بھائیوں کی زندگیوں سے کھیل کر کتوں والا کردار ادا کر رہا ہے۔ (کیونکہ کتے کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ اپنی قوم کا دشمن ہے) اس جیسے کئی اور کردار ہیں جو آج کا مسلم کر رہا ہے جنہیں دیکھ کر سر شرم سے جھک جاتے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ اتنا کچھ کرنے کے بعد بھی انسان اپنی منزل پا چکا ہے کیا اسے عزت مل گئی ہے اسے سکون مل گیا ہے کیا وہ رات کو نیند کی گولیاں کھائے بغیر سو جاتا ہے اس کا جواب یقیناً نہیں میں ہے تو پھر اوپر ذکر کردہ چیزیں کس طرح حاصل ہوں اس کا سادہ سا جواب ہے مسلمان کا عقیدہ ہے کہ زندگی مال سے نہیں اعمال سے بنتی ہے اگر مال سے بنتی تو ترقی یافتہ بیرون ممالک میں خودکشیوں کی شرح زیادہ نہ ہوتی اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ کن اعمال سے ہماری پریشانیاں دور ہوں اور اپنی منزل مقصود پہنچ جائیں اسی پر میں آپ کو مولانا طارق جمیل صاحب کا ایک واقعہ سنانا چاہتا ہوں یہ واقعہ ستمبر 1999 کا ہے جسے روزنامہ جنگ میں معروف کالم نگار جاوید چوہدری نے لکھا اس کے علاوہ دیگر کئی کتابوں میں بھی یہ واقعہ موجود ہے۔ یہ ستمبر 1999 کی بات ہے

مولانا طارق جمیل مدظلہ سابق وزیر اعظم میاں نواز شریف

سے ملنے پرائم منسٹر ہاؤس گئے ان دنوں نواز شریف ملکی حالات کے بھنور میں بری طرح پھنسے ہوئے تھے اور پریشان تھے مولانا موصوف نے فرمایا جناب عذاب دو قسم کے ہوتے ہیں زمینی اور آسمانی زمینی آفتوں کے حل کے لئے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول اللہ ﷺ نے چند اصول وضع کئے ہیں رہی آسمانی آفتیں تو انکا صرف ایک ہی حل ہے (توبہ) مولانا مدظلہ نے ساتھ یہی ایک حدیث مبارکہ کا ذکر بھی کیا اور فرمایا کہ دنیا کے ۲۵ مسائل ہیں فرد ہو یا قوم انہی ۲۵ مسائل کا شکار ہوتے ہیں ان کا حل اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے کچھ اس طرح تجویز فرمایا یہ کہتے ہوئے مولانا نے ایک لمبی حدیث مبارکہ سنائی نواز شریف حدیث مبارکہ سن کر چونک اٹھے مسائل اور انکا عمدہ حل سن کر نواز شریف صاحب فرط جذبات میں کھڑے ہوئے اور مولانا کو سینے سے لگا کر عرض کیا حضرت آپ یہ حدیث مبارکہ کابینہ کو بھی سنا دیں مولانا نے درخواست قبول کر لی اور کچھ عرصہ بعد مولانا یہ حدیث کچھ یوں کابینہ کے ارکان کو سنائی ایک بدو حضور اکرم ﷺ کے دربار میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں؟ فرمایا کہو دربار میں اس وقت حضرت خالد بن ولیدؓ بھی موجود تھے انہوں نے یہ حدیث مبارکہ تحریر کر کے اپنے پاس رکھ لی بعد ازاں یہ فرمان کنز العمال مسند احمد میں نقل ہوا بدو نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ!

(1) میں امیر بننا چاہتا ہوں؟

فرمایا قناعت اختیار کرو امیر ہو جاؤ گے۔

(2) عرض کیا میں سب سے بڑا عالم بننا چاہتا ہوں؟

فرمایا تقویٰ اختیار کرو عالم بن جاؤ گے۔

(3)عرض کیا عزت والا بننا چاہتا ہوں؟

فرمایا مخلوق کے سامنے ہاتھ پھیلانا بند کردو باعزت ہو جاؤ گے۔

(4)عرض کیا اچھا آدمی بننا چاہتا ہوں؟

فرمایا لوگوں کو نفع پہنچاؤ۔

(5)عرض کیا عادل بننا چاہتا ہوں؟

فرمایا جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لئے پسند کرو۔

(6)عرض کیا طاقتور بننا چاہتا ہوں؟

فرمایا اللہ پر توکل کرو۔

(7)عرض کیا اللہ کے دربار میں خاص درجہ چاہتا ہوں؟

فرمایا کثرت سے ذکر کرو۔

(8)عرض کیا رزق کی کشادگی چاہتا ہوں؟

فرمایا ہمیشہ باوضو رہو۔

(9)عرض کیا دعاؤں کی قبولیت چاہتا ہوں؟

فرمایا حرام نہ کھاؤ۔

(10)عرض کیا ایمان کی تکمیل چاہتا ہوں؟

فرمایا اچھے اخلاق اختیار کرو۔

(11)عرض کیا قیامت کے روز اللہ سے گناہوں سے پاک ہو کر ملنا چاہتا ہوں؟

فرمایا جنابت کے فوراً بعد غسل کیا کرو۔

(12)عرض کیا گناہوں میں کمی چاہتا ہوں؟

فرمایا کثرت سے استغفار کیا کرو۔

(13)عرض کیا قیامت کے روز نور میں اٹھنا چاہتا ہوں

فرمایا ظلم کرنا چھوڑ دو۔

(14)عرض کیا چاہتا ہوں اللہ مجھ پر رحم کرے؟

فرمایا اللہ کے بندوں پر رحم کرو۔

(15)عرض کیا چاہتا ہوں اللہ میری پردہ پوشی کرے؟

فرمایا لوگوں کی پردہ پوشی کرو۔

(16عرض کیا رسوائی سے بچنا چاہتا ہوں؟

فرمایا زنا سے بچو۔

(17)عرض کیا چاہتا ہوں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا محبوب بن جاؤں؟

فرمایا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو محبوب ہو اسے اپنا محبوب بناؤ

(18)عرض کیا اللہ کا فرمانبردار بننا چاہتا ہوں؟

فرمایا فرائض کا اہتمام کرو۔

(19)عرض کیا احسان کرنے والا بننا چاہتا ہوں؟

فرمایا اللہ کی یوں بندگی کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو یا جیسے وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

(20)عرض کیا کیا چیز گناہوں سے معافی دلائے گی

فرمایا آنسو، عاجزی، بیماری۔

(21)عرض کیا کیا چیز دوزخ کی آگ کو ٹھنڈا کرے گی؟

فرمایا دنیا کی مصیبتوں پر صبر۔

(22)عرض کیا اللہ کے غصے کو کیا چیز سرد کرتی ہے؟

فرمایا چپکے چپکے صدقہ اور صلہ رحمی۔

(23)عرض کیا سب سے بڑی برائی کیا ہے؟

فرمایا بداخلاقی اور بخل۔

(24)عرض کیا سب سے بڑی اچھائی کیا ہے؟

فرمایا اچھے اخلاق، تواضع اور صبر۔

(25)عرض کیا اللہ کے غصے سے بچنا چاہتا ہوں؟

فرمایا لوگوں پر غصہ کرنا چھوڑ دو۔

حدیث مبارکہ ختم ہوگئی تو مولانا نے فرمایا ہم اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کرتے ہیں لہٰذا ہم دنیاوی مسائل سے کیسے بچ سکتے ہیں؟ ہم "من حیث القوم" اسراف کا شکار ہیں لہٰذا امیر (غنی) کیسے ہوسکتے ہیں؟ اللہ کی مخلوق کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہیں لہٰذا باعزت کیسے ہوسکتے ہیں؟ بے وضو رہتے ہیں ہمارا رزق کیسے کشادہ ہوسکتا ہے؟ توکل اختیار نہیں کرتے لہٰذا ہم طاقتور کیسے بن سکتے ہیں؟ بداخلاق ہیں لہٰذا ہمارا ایمان کیسے مکمل ہوسکتا ہے بندوں پر رحم نہیں کرتے لہٰذا اللہ ہم پر کیسے رحم کریگا؟ صدقات سے دور بھاگتے ہیں لہٰذا اللہ کے غصے سے کیسے بچ سکتے ہیں؟

(بقیہ صفحہ نمبر 9)

تراویح سے متعلق اہم مسائل

☆رمضان المبارک کے پورے مہینے روزانہ بیس رکعات تراویح مرد وعورت دونوں کے لئے سنت موکدہ ہیں۔

☆بلاعذر تراویح چھوڑنے یا بیس رکعات سے کم پڑھنے والا مرد ہو یا عورت گنہگار ہے۔ بعض مرد حضرات اور اکثر خواتین تراویح کی نماز چھوڑ دیتے ہیں ایسا ہرگز نہ کرنا چاہیے اور تراویح کی بیس رکعات نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ سے ثابت ہے اور مشرق سے مغرب تک پوری امت مسلمہ میں بیس رکعات کا تعامل رہا ہے۔

☆پورے رمضان میں بیس تراویح روزانہ پڑھنا الگ سنت ہے اور پورے رمضان میں کم از کم ایک مرتبہ قرآن مجید مکمل کرنا (پڑھ کر یا سن کر) دوسری سنت ہے اور یہ دونوں چیزیں علیحدہ علیحدہ مستقل طور پر سنت ہیں۔ (نہایہ، بحر، فتح، مرقاۃ، فتاویٰ رحیمیہ)

☆تراویح پورے رمضان کی سنت ہے لہٰذا اگر کسی جگہ رمضان کا مہینہ مکمل ہونے سے پہلے ہی (مثلاً دس پندرہ روز میں) قرآن مجید مکمل ہوجائے تو بھی رمضان کے باقی دنوں میں تراویح پڑھنی ہونگی کیونکہ یہاں قرآن مجید مکمل ہونے کی سنت تو ادا ہوگئی لیکن دوسری سنت یعنی تراویح ابھی باقی ہے لہٰذا قرآن مجید مکمل ہوجانے کے بعد رمضان کی جتنی راتیں باقی ہوں ان میں تراویح چھوڑ دینا صحیح نہیں۔

☆خواتین اور بغیر جماعت کے تراویح پڑھنے والے شخص کو تراویح میں وہ سورتیں پڑھنی چاہئیں جو یاد ہوں اگر بڑی سورتیں یاد ہوں وہ ان کو بھی پڑھ سکتا ہے۔

☆بعض لوگ بلاعذر مختلف جگہ گھوم پھر کر تراویح پڑھتے ہیں (کسی دن کسی جگہ اور کسی دن کسی جگہ) اور اس طرح ترتیب سے کسی ایک جگہ بھی قرآن مجید کی سماعت مکمل طور پر ادا نہیں ہوتی جس سے وہ اس مستقل سنت سے محروم رہ جاتے ہیں، لہٰذا بلاعذر ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے اور پورا قرآن مجید ترتیب کے ساتھ کسی ایک جگہ مستقل طور پر سننا چاہئے۔

☆اگر کوئی شخص کسی عذر یا مصروفیت کے باعث پورے مہینے ایک جگہ جم کر تراویح نہ پڑھ سکتا ہو تو اسے چاہئے کہ چند دنوں میں قرآن مجید مکمل طور پر تراویح میں سن لے اور اسکے بعد حسب موقع مختلف مقامات پر تراویح پڑھ لیا کرے۔ اس سے اس کی دونوں سنتیں ادا ہوجائیں گی۔ (فضائل رمضان)

☆بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ جو شخص روزہ نہ رکھے وہ تراویح بھی نہ پڑھے یہ غلط ہے، روزہ اور تراویح دونوں الگ الگ حکم ہیں ایک کی وجہ سے دوسرے کو چھوڑنا صحیح نہیں۔

☆جس شخص پر نیند کا بہت غلبہ ہو اس کو چاہیے کہ کچھ دیر سو لے اور پھر تراویح پڑھ لے۔

☆بلاعذر بیٹھ کر تراویح پڑھنے سے تراویح ادا ہوجائیں گی (کیونکہ تراویح میں قیام فرض نہیں) مگر ثواب آدھا ملے گا اور کوئی شخص عذر کی وجہ سے بیٹھ کر تراویح پڑھے تو پھر ثواب میں بھی کمی نہ ہوگی۔ (احسن الفتاویٰ بحوالہ فتاویٰ بزازیہ وہندیہ)

☆تراویح کی نماز کھڑے ہوکر شروع کی پھر پہلی یا دوسری رکعت میں بیٹھ گیا تو جائز ہے۔

☆اسی طرح تراویح بیٹھ کر پڑھنی شروع کی پھر اسی رکعت یا دوسری رکعت میں کھڑا ہوگیا تو بھی جائز ہے۔

☆مسافر اور مریض کو تراویح پڑھنا ضروری نہیں لیکن اگر ان کو تراویح پڑھنے سے کسی قسم کی تکلیف اور پریشانی نہ ہو تو پڑھنا افضل ہے۔ (احسن الفتاویٰ بحوالہ شامی)

زکوٰۃ کے فائدے (قرآن وحدیث کی روشنی میں)

حافظ محمد اکبر پردیسی

اللہ تعالیٰ جل جلالہ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں

ترجمہ: جولوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک دانہ سے سات بالیں پیدا ہوں اور ہر بالی میں سودانے ہوں اور اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہیں دگنا کرتے ہیں۔ (سورۃ بقرہ ۲۶۱)

قرآن پاک میں کہا گیا ہے کہ زکوٰۃ دینے سے دولت میں بے شمار اضافہ ہوتا ہے اور خلوص نیت کے مطابق جزا میں اضافہ ہوتا ہے ایک دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ترجمہ: "اللہ پاک سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے"

اسی طرح ایک اور سورۃ میں ارشاد ہے

ترجمہ: "شیطان تمہیں فقر کا وعدہ دیتا ہے اور بے حیائی کا حکم کرتا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی طرف سے بخشش اور فضل کا وعدہ دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کشائش والا اور جاننے والا ہے۔"

سود میں کوئی برکت یا نفع نہیں ہے اور یا تو یہ گھٹتا ہے یا پھر پورا ختم ہو جاتا ہے جبکہ اللہ پاک جل جلالہ کی راہ میں خرچ کی گئی دولت کئی گنا بڑھتی ہے۔

احادیث شریفہ: حدیث شریف میں وارد ہے کہ زکوٰۃ دینے سے حسب ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔

(۲) دولت میں اضافہ ہوتا ہے۔

(۳) نقصانات سے بچاؤ ہوتا ہے۔

(۴) اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت کا مقصد حاصل ہوتا ہے۔

(۵) آفات سماوی و دنیاوی سے حفاظت ہوتی ہے۔

(۶) اللہ جل جلالہ کے غضب اور بری موت سے بچاؤ ہوتا ہے

(۷) یوم حشر میں زکوٰۃ پناہ گاہ مہیا کرے گی۔

(۸) ستر حادثات سے حفاظت ہوتی ہے۔

(۹) جہنم کی آگ کے سامنے یہ آڑ بن جائے گی۔

(۱۰) یہ درازیٔ عمر کا باعث بنتی ہے۔

(۱۱) یہ خوف وغم سے بچاتی ہے۔

زکوٰۃ نہ دینے والوں کو وعید: اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں "جولوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی خبر دید یجئے جس دن کہ ہم اس مال پر دوزخ کی آگ دہکادیں گے پھر اس سے ان کے ماتھے اور گردنیں اور پیٹھیں داغیں گے (ان سے کہا جائے گا) یہ ہے جو تم نے اپنے واسطے گاڑ کر رکھا تھا اب اپنے گاڑنے کا مزہ چکھو۔" (سورۃ توبہ ۳۴۔۳۵)

احادیث شریفہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

ترجمہ: جو قوم زکوٰۃ ادا نہیں کرتی ہے اللہ جل جلالہ ان پر خشک سالی مسلط کر دیتا ہے (یعنی ضروریات زندگی مہنگی ہو جاتی ہیں)

☆ جس شخص کو اللہ پاک نے دولت عطا کی ہے اور وہ زکوٰۃ نہیں دیتا ہے تو قیامت کے دن اس کی دولت ایک بہت بڑے گنجے ناگ کی شکل میں تبدیل ہو جائے گی جو اس کی گردن کے گرد لپٹ جائے گا اور اس کے جبڑوں پر کاٹے گا اور کہے گا "میں تیرا خزانہ ہوں، میں تیری دولت ہوں" (بخاری)

☆ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے دو عورتوں کے ہاتھوں میں سونے کی چوڑیاں دیکھیں آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ آیا انہوں نے چوڑیوں کی زکوٰۃ دیدی ہے انہوں نے جواب دیا "نہیں" تب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "کیا تم چاہو گی کہ قیامت کے دن تمہیں آگ کی چوڑیاں پہنائی جائیں" انہوں نے جواب دیا "نہیں" تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان پر زکوٰۃ دو۔ (ترمذی)

ضروری اعلان

انشاء اللہ آئندہ شمارہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ اور عید کے بعد سالانہ اجتماع کی بنا پر اہم ترین ہوگا۔ ایجنسی ہولڈرز حضرات ۵ رمضان المبارک سے قبل اپنے آرڈر سے مطلع فرمائیں اور گذشتہ تمام واجبات کی ادائیگی کے ساتھ آئندہ کی رقم پیشگی بھجوائیں۔

برکتوں والا نکاح

معلمہ جامعہ علوم نبویہ للبنات

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ برکت کے اعتبار سے سب سے بڑا نکاح وہ ہے جس میں کم سے کم اخراجات ہوئے ہوں۔ (مشکوٰۃ شریف)

ہمارے پیارے رسول ﷺ نے اپنی شادیاں بھی کیں اور اپنی لڑکیاں بھی بیاہیں یہ شادیاں نہایت سادگی کے ساتھ انجام پا گئیں۔ حضور ﷺ کی سب سے زیادہ چہیتی بیوی حضرت عائشہؓ تھیں جو صدیق اکبرؓ کی بیٹی تھیں ان کا نکاح اور رخصتی کس شان سے ہوئی؟ یاد رکھنے کے قابل ہے۔

حضرت عائشہؓ پڑوس کے ایک گھر میں سہیلیوں کے ساتھ جھولہ جھول رہی تھیں ان کی والدہ نے آواز دیکر بلایا اور کچھ عورتوں سے انہوں نے حضرت عائشہؓ کا سنگھار کرادیا اور ایک کمرے میں چھوڑ کر چلی گئیں یہ چاشت کا وقت تھا۔ تھوڑی دیر میں حضور ﷺ ان کے پاس تشریف لے آئے لیجئے رخصتی ہوگئی نہ دلہن ڈولی میں بیٹھی اور نہ دولہا گھوڑے پر چڑھا اور نہ کسی قسم کے کوئی اور اخراجات ہوئے۔

خاتون جنت کی رخصتی:۔

حضرت فاطمہؓ حضور ﷺ کی سب سے زیادہ لاڈلی بیٹی تھی ان کا مرتبہ بہت بڑا تھا۔ ان کا نکاح حضرت علیؓ کے ساتھ ہوا تھا جس وقت شادی ہوئی حضرت علیؓ کے پاس کوئی مکان بھی نہ تھا ایک صحابیؓ سے مکان لیکر رخصتی کردی گئی اور رخصتی کس شان سے ہوئی حضرت ام ایمنؓ کے ہمراہ حضرت علیؓ کے پاس بھیج دی گئیں۔ دولہا خود لینے نہیں آیا اور دلہن کسی سواری میں بھی نہیں بیٹھی۔

آج کے دور میں اس کے بالکل برعکس کام ہے بیٹی کی شادی کرنی ہو تو لڑکے کے پاس مال و دولت اور اچھی نوکری دیکھی جاتی ہے اور اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم یافتہ رشتے تلاش کئے جاتے ہیں اسی دوڑ میں لڑکیوں کی شادی کی عمر گزر جاتی ہے اب جہیز کی بات بھی سن لیں سرکار دوعالم ﷺ نے خاتون جنت کے جہیز میں ایک چادر اور ایک تکیہ اور دو چکیاں اور دو مشکیزے دیئے تکیہ کا غلاف چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ اور بعض روایتوں میں آتا ہے کہ ایک پلنگ ایک پیالہ چاندی کے دو بازو بند دینے کا بھی ذکر ملتا ہے۔

لیکن آج کروڑوں کا جہیز دیا جاتا ہے حضور ﷺ نے اپنی شادیاں کیں اور اپنی صاحبزادیوں کو بھی سادہ طریقہ پر بیاہ دیا دونوں جہاں کے سردار تھے اگر چاہتے تو دھوم دھام سے شادیاں کرتے لیکن آپ ﷺ نے اپنے عمل سے سادگی اختیار کر کے دکھائی۔

ہم نے شادی بیاہ کو مصیبت بنا رکھا ہے ہندووں کی دیکھا دیکھی بہت سی بری رسمیں جاری رکھی ہیں اور یہ رسمیں شہرت اور غرور کیلئے اختیار کی جاتی ہیں عورتوں نے شادی بیاہ کی خود ایجاد کی ہوئی رسموں کو فرائض کا درجہ دے رکھا ہے نمازیں نہیں پڑھتیں جو سب سے زیادہ فرض ہے۔

شادیوں میں سینکڑوں روپے گانے بجانے وغیرہ پر خرچ کئے جاتے ہیں جس شادی میں گانا بجانا نہ ہو گراموفون نہ بجے باجے والے نہ آئیں اسے پھیکا اور بے مزہ سمجھا جاتا ہے۔

حالانکہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں گانے بجانے کے سامان مٹادوں اور بتوں کی (عیسائیوں) کی صلیب (سولی) کو اور جاہلیت کی چیزوں کو ختم کردوں اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہمیں ان تمام فرسودہ رسموں کو مٹانے کی طاقت اور توفیق دے۔ (آمین)

مسلمانوں کے دینی اجتماع کے فضائل

رمضان کے آخری عشرے میں اور رمضان المبارک کے بعد بھی بعض دینی اجتماعات منعقد ہوتے ہیں۔ لہٰذا اگلے شمارہ کے لئے دین اور جہدین کی نسبت سے منعقد ہونے والے اجتماع کے فضائل پر مشتمل مضامین بھیجئے۔ نجانے کونسی بات کسی دل میں لگے اور وہ اجتماع میں شریک ہو اور زندگی بدل جائے اور آپ کے لئے صدقہ جاریہ بن جائے۔

مرحبا بشہر رمضان

حافظ جمیل الرحمٰن ڈیروی جامعہ تحسین القرآن نوشہرہ

☆رمضان المبارک کا وہ بابرکت مہینہ، جس میں قرآن مجید نازل ہوا ہے۔

☆جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔

☆جس میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور ایک فرض کا ثواب ستر فرائض کے برابر ہو جاتا ہے۔

☆جس میں ایک قرآن کا ختم تجوید سے سننا سنت اور ذریعہ شفاعت ہے۔

☆جس میں پہلے دس دن رحمت کے، درمیانی مغفرت کے اور آخری جہنم سے خلاصی کے ہیں۔

☆جس میں مردوں کے لئے تراویح باجماعت پڑھنا گزشتہ گناہوں کے معافی کا ذریعہ ہے۔

☆جس میں روزہ دار کو افطار کرانے سے روزہ دار کے برابر ثواب ملتا ہے۔

☆جس میں روزہ دار کو دو خوشیاں ملتی ہیں، ایک افطاری کے وقت اور دوسری اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت۔

☆جس میں روزہ داروں کے لئے ایک خاص دروازہ "باب الریان" جنت میں کھول دیا جاتا ہے۔

☆جس میں رات کی نفل نماز کی ایک رکعت پڑھائی ہزار نیکیاں ملتی ہیں اور جنت میں سرخ یاقوت کا بنا ہوا عظیم الشان ایک بڑا مکان ملتا ہے جس کے ساٹھ دروازے ہوتے ہیں جس کے دروازے میں سرخ یاقوت کا ایک بنا ہوا محل ملتا ہے اور روزہ دار کے لئے صبح سے شام تک ستر ہزار فرشتے دعائے مغفرت طلب کرتے ہیں۔

☆خوش نصیب ہے وہ شخص جو رمضان المبارک میں فرائض کی پابندی کرے۔ دعائیں، نوافل زیادہ پڑھے اور لا الہ الا اللہ، استغفار اور درود شریف سے اپنے اوقات کو قیمتی بنائے، غریبوں کی مدد صدقہ وخیرات سے کرے، اپنی زندگی کو اتباع سنت سے روشن کرے فضول باتیں، غیبت، جھوٹ، چغلی اور گناہ کبیرہ سے روزہ کو ضائع نہ کرے اپنے نفس کی اصلاح کرے تقویٰ کے ذریعے تعلق مع اللہ حاصل کرے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو دعوت الی اللہ کے ذریعے اللہ کے حکموں اور اللہ کے پیارے حبیب ﷺ کے پیارے مبارک، نورانی، خوشبودار پاکیزہ طریقوں کو اپنانے کی طرف مائل کرے۔

حرام سے افطار

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ عُتَقَاءَ فِیْ کُلِّ لَیْلَۃٍ مِنْ شَہْرِ رَمَضَانَ اِلَّا رَجُلٌ اَفْطَرَ عَلٰی خَمْرٍ

(طبرانی فی الصغیر)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ سرور عالمؐ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک رمضان المبارک کی ہر رات میں اللہ تعالیٰ کے بہت سے بندے (دوزخ سے) آزاد کئے ہوئے ہوتے ہیں (یعنی ان کو جہنم سے خلاصی دیجاتی ہے) مگر ایک شخص (کی بخشش نہیں ہوتی یہ وہ شخص ہے) جس نے شراب سے روزہ افطار کیا ہو۔

تشریح: رمضان المبارک کے رات دن میں سینکڑوں اور ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں گناہگاروں کو معاف کیا جاتا ہے اور دوزخ سے بری کیا جاتا ہے مگر حرام چیز سے افطار کرنے کی یہ نحوست ہے کہ ایسے کریم کی نظر کرم سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔ جس شخص کی رمضان المبارک میں بھی بخشش نہ ہوئی اس سے زیادہ بدبخت کون ہوگا۔ جس طرح سود اور شراب وغیرہ حرام ہے اسی طرح ہر وہ چیز جو حرام اور ناجائز طریقے سے حاصل کی ہو وہ بھی حرام ہے۔ اس لئے روزہ افطار کرنے اور کرانے اور اسی طرح سحری کھانے میں حلال کا خصوصی اہتمام کریں اور حرام کی ہر چیز سے بچیں

الدعوۃ الی اللہ پڑھنے والے لکھتے ہیں

﴿حافظ محمد شمشاد بلوچستان﴾

مدیر اعلیٰ مولانا عادل محمود صاحب

السلام علیکم! "شمشاد رائٹرز فورم بلوچستان" علاقائی صحافیوں کا ایک گروہ ہے صوبہ بھر میں 270 سے زائد افراد اس کے ممبر ہیں سہ ماہی اجلاس میں چند شمارے تقسیم کئے تمام اراکین نے بہت پسند کئے۔

اور دعا ہے کہ الدعوۃ الی اللہ جیسے اسلامی مجلّہ جاری کرنے پر اللہ تعالیٰ آپ کو اور دیگر معاونین کرام کو جزائے خیر عطا فرمائے اس سے خیر کے دروازے کھولے اور اس رسالہ کی اشاعت میں مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمین

﴿مولانا ناصر کاشمیری ملتان﴾

یہ رسالہ سب سے پہلے جب پڑھنا شروع کیا تو ایک ہی نشست میں مکمل کر ڈالا کیونکہ اس میں مجھے اخلاص کی چاشنی، شبنم کی سی ٹھنڈک پھولوں کی مہک، بلبل کی چہک محسوس ہوئی اور حضرات اکابر علماء کرام کی سوز و ساز میں ڈوبی ہوئی تقاریر سخن دلنواز، جان پرسوز بیانات دل کی گہرایوں میں اترتے حضرات اکابر کے قیمتی ملفوظات اذہان کو پاکیزگی کے ساتھ دل سے ڈھیروں دعائیں نکل رہی تھیں جن لوگوں نے اس رسالے کو نکالنے میں دمے درمے، سخنے تعاون کیا اللہ تعالیٰ ان کی عمر، عمل، روزی میں برکت دے اور مزید اخلاص کے ساتھ کام کرنے کی توفیق عنایت فرمائے کیونکہ اس وقت دنیا میں روزانہ کوئی نہ کوئی کتاب یا رسالہ اسلام کے خلاف نکل رہا ہے ایسے حالات میں دعوت و تبلیغ کے فریضہ کی ادائیگی کے لئے امت کی صحیح خطوط پر رہنمائی کے لئے رسالے کا نکلنا امت پر احسان عظیم ہے اس میں اگر تبلیغ کے اکابر کے ملفوظات بھی کوشش کر کے لکھا کریں مثلاً مولانا یوسف صاحب کا فرمان ہے "اگر تم نے تبلیغ کا کام چھوڑ دیا تو حکومتیں تمہاری ہونگی، قانون باطل کا چلے گا۔ حکومتیں تمہاری ہونگی حکم اور سکہ انگریز کا چلے گا تجارتیں تمہاری ہونگی پیسہ کافر کی جیب میں جائیگا عزتیں تمہاری ہونگی کھیلیں گے کوئی اور ملک تمہارے ہونگے حکمران ہونگے کوئی اور اگر تم نے اپنے نبی کریم ﷺ کا جھنڈا اٹھالیا اور اس کے پیغام کو لے کر در در پھرے تو پھر ملک کافروں کے ہوں گے قانون تمہارا چلے گا کمایاں انکی ہونگی گھر اللہ تمہارے بھرے گا ملک ان کے ہونگے فیصلے تمہارے ہونگے شہران کے ہونگے فیصلے تمہارے ہونگے" میری طرف سے تمام عملے کو سلام۔

﴿حافظ مطیع اللہ عثمانی سیالکوٹ﴾

بندہ نے مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ کے سالانہ جلسے میں ایک اسٹال سے "الدعوۃ الی اللہ" کا شمارہ نمبر (۵) خریدا۔ ٹائٹل دیکھ کر خوشی ہوئی پھر مضامین کے مطالعے سے دل کو سکون ملا اسی وقت فیصلہ کیا کہ اسے مستقل خریدا اور پڑھا جائے چنانچہ اگلے ہی دن سالانہ چندہ روانہ کیا تو آج جب نماز جمعہ پڑھ کر فارغ ہوئے تو سابقہ تمام رسائل ملے مزید دلی سکون ہوا ابھی مطالعہ جاری ہے ایسا مجلّہ دیکھ کر چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا اللہ تعالیٰ مجلّے کو مزید ترقی و برکت عطا فرمائے۔

﴿محترم جناب قاضی عبدالحکیم﴾

﴿لائبریرین قانون ساز اسمبلی آزاد جموں و کشمیر سیکرٹریٹ﴾

جس طرح دیگر اخبارات و مجلّات، لائبریری ہذا میں باقاعدگی سے اعزازی طور پر موصول ہوتے ہیں۔ اسی طرح آپ کے مجلّہ کا بھی ایک معیاری، مقبول عام اور غیر متنازعہ ہونے کے سبب لائبریری ہذا کے لئے بھیجا جانا ضروری ہے۔ لائبریری ہذا ایک قومی ادارہ کی لائبریری ہے اور عوام و خواص اس لائبریری کے مطالعاتی مواد سے استفادہ کرتے ہیں۔ بلاشبہ آپ کا مجلّہ اس قومی ادارہ کے معیار کے شایان شان ہے۔

جواب: الحمدللہ اس ماہ پورے پاکستان کی تمام کالج لائبریریوں میں رسالہ اعزازی بھیجا گیا ہے دیگر لائبریریوں کو بھی حسب

Scanned with CamScanner

استطاعت بھجوانے کا ارادہ ہے آپ کا پتہ بھی نوٹ کر لیا ہے انشاء اللہ جلد ترسیل شروع ہو جائیگی۔

﴿بہاول خان ساہوانی لائبریرین گورنمنٹ انٹر کالج بھاگ﴾

ہم آپ کے بے حد مشکور ہیں کہ آپ نے میگزین ''الدعوۃ الی اللہ'' ہمارے کالج لائبریری کیلئے بطور ہدیہ بھجوایا اور امید کرتے ہیں کہ یہ سلسلہ آئندہ بھی آپ جاری رکھو گے تاکہ اس دین اور اسلامی معلوماتی زیور سے ہمارے اساتذہ ،طلباء اور دوسرے مسلمان بھائی فائدہ حاصل کر سکیں۔

﴿قاری غلام یٰسین نفیسی اقراء روضات القرآن چوبر جی لاہور﴾

میں آپکے ذریعے دردِ دل رکھنے والے احباب تک اپنا پیغام پہنچانا چاہتا ہوں میرا علاقہ چوک اعظم ایک گاؤں جس کا نام (چناں والا کھوہ ہے) جس کی آبادی تقریباً پانچ چھ سو افراد پر مشتمل ہے اور تبلیغی جماعت وہاں جا نہیں سکتی اور یہ پورا علاقہ اللہ کے دین کے پیغام سے محروم ہے الحمدللہ ہمارے والد محترم نے اپنی رقم سے مسجد و مدرسہ کی جگہ خریدی ہے اس کی تعمیر ہماری کوشش اور آپ کے تعاون کی طلب گار ہے۔

﴿غلام محمد شاکر لکی مروت﴾

دینی مدارس کا تحفظ و بقاء عامۃ المسلمین کی مذہبی ذمہ داری ہے اس ذمہ داری کو نبھاتے ہوئے عامۃ المسلمین زکوٰۃ ،صدقات، عطیات سے دینی مدارس کا تعاون کر رہے ہیں جامعہ تحفیظ القرآن فریدیہ قبول خیل پسماندہ علاقہ میں واقع جدید مذہبی تبلیغی درس گاہ ہے کیونکہ ہمارا علاقہ پسماندہ علاقہ ہے دین کی اشاعت کی ضرورت زیادہ ہے اکثر لوگ مزدوری کرتے ہیں۔ مدرسہ ھذا میں فی الحال سیمنٹ اور اینٹوں کی شدید ضرورت ہے۔

﴿مولانا قاری منیر احمد جالندھری ملتان﴾

رسالہ ماشاء اللہ بہت ہی عمدہ ہے مضمون ماشاء اللہ مختصر ہوتا ہے پڑھتے ہی ذہن نشین ہو جاتا ہے جماعتی احباب اور دیگر دوست پڑھنے کے لئے لے جاتے ہیں بعض احباب نے رسالہ جاری کروانے کے لئے کہا ہے انشاء اللہ آج کل پیسے وصول کر کے بھیج دوں گا یہ ''گلشن محمدیہ'' آپ جیسے مخلص احباب ،دوستوں کی دعاؤں اور تعاون سے آباد و شاد ہیں اگر آپ کے ادارہ نشر العلوم ''شعبہ خدمت المساجد والمدارس'' کی خدمت کا پرنالہ اس طرف بھی رخ موڑ لے تو انشاء اللہ خیر ہوگی ہماری مسجد کا فرش اونچا کرنا ہے بارش میں بڑی دقت ہوتی ہے

﴿قاری محمد الیاس دار العلوم محمدیہ ﷺ مظفر آباد﴾

مدرسہ دار العلوم محمدیہ ﷺ کو بھی آپ جیسے حضرات کی سرپرستی کی ضرورت ہے مدرسہ کے پاس اپنی ذاتی بلڈنگ نہیں ہے ایک گھر میں کلاس لگ رہی ہے ہمیں مدرسہ کی بلڈنگ کی اشد ضرورت ہے آپ دورہ کر کے معائنہ بھی کر سکتے ہیں جگہ کا۔ ہمیں مدرسہ کی بلڈنگ بنا کر دی جائے اگر زیادہ نہ بھی ہو سکے تو کم از کم ایک درس ہی بنا دیں جس میں بچوں کی کلاسیں لگ سکیں جب تک دین کا یہ چشمہ جاری رہے گا تب تک آپ کو بھی اس کا پورا پورا اجر و ثواب ملتا رہے گا۔

الجواب: ادارہ کے احباب اپنے چند مدرسوں کی نگرانی و سرپرستی کر رہے تھے لیکن آپ جیسے مخلص حضرات کے اصرار پر حسب استطاعت دائرہ عمل بڑھانے کا ارادہ کیا ہے جو حضرات ادارہ کے ذریعے اپنے مدارس کا تعاون چاہتے ہوں وہ یہ چند گزارشات نوٹ فرمالیں۔(1) اپنے مدرسہ کے لیٹر پیڈ پر مدرسہ کا صحیح مکمل تعارف ارسال فرمائیں۔(2) ادارہ اپنے نمائندہ کے ذریعے تسلی کے بعد وقتاً فوقتاً دیکھ بھال ، جانچ پڑتال کا مجاز ہوگا۔ الحمدللہ کچھ مدارس کے مکمل کوائف ادارہ کے پاس موجود ہیں ان میں طلباء وطالبات کی اعانت کے لئے رابطہ کیا جاسکتا ہے اس میں زکوٰۃ و صدقات کی ادائیگی سے دوگنا ثواب کی امید ہے ایک اشاعت دین اور دوسرا اپنے فریضہ زکوٰۃ کی ادائیگی۔

ادارہ نشر العلوم شعبہ خدمت المدارس

47۔ میکلوڈ روڈ بالمقابل لاہور ہوٹل لاہور

0303-6452747,0300-4634112

رمضان کا مہینہ کیسے گزارا جائے؟

مولانا قاری عبدالمالک صدیقی

حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک میں ہم لوگوں کو اپنی عبادت کی طرف ذرا غور کرنا چاہیئے کہ اس مبارک مہینہ میں فرائض کا ہم کس قدر اہتمام کرتے ہیں اور نوافل میں کس قدر اضافہ ہوتا ہے فرائض کے اہتمام کی حالت یہ ہوتی ہے کہ سحری کرنے کے بعد جو سوتے ہیں تو اکثر صبح کی نماز قضا ہو جاتی ہے یا کم از کم جماعت تو اکثروں کی فوت ہو جاتی ہے گویا ہم نے سحری کھانے کا شکریہ ادا کیا کہ اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ مہتم بالشان فرض کو بالکل قضا کر دیا کم از کم ناقص کر دیا' اسی طرح مغرب کی جماعت بھی اکثروں کی افطار کی نذر ہو جاتی ہے اور رکعت اولیٰ یا تکبیر اولیٰ کا تو ذکر ہی کیا ہے جب فرائض کا یہ حال ہے تو نوافل کا پوچھنا ہی کیا چنانچہ اشراق اور چاشت رمضان المبارک میں سونے کی نذر ہو جاتی ہیں اور اوابین کا کیسے اہتمام ہو سکتا ہے جبکہ ابھی روزہ کھولا ہے اور تہجد کا وقت سحری کھانے کی نذر ہو جاتا ہے پھر نوافل کی گنجائش کہاں یہ تمام باتیں بے توجہی اور نہ کرنے کی ہیں۔

اس کے برعکس کتنے اللہ کے بندے ایسے ہیں کہ جن کے لئے انہی اوقات میں تمام عبادات ودیگر ضروریات زندگی کو پورا کرنے کی گنجائش نکل آتی ہے چنانچہ حضرت شیخ الہند محمود الحسنؒ تراویح کے بعد سے صبح کی نماز تک نوافل میں مشغول رہتے اور یکے بعد دیگرے متفرق حفاظ سے کلام مجید سنتے رہتے اور حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائپوریؒ کے ہاں تو رمضان المبارک کا مہینہ دن ورات تلاوت ہی کا ہوتا تھا حضرت مولانا خلیل احمد صاحبؒ باوجود ضعف العمری کے رمضان المبارک میں بعد مغرب نوافل میں سوا پارہ پڑھنے یا سنانے میں گزارتے عشاء اور تراویح سے فراغت کے بعد دو تین گھنٹے آرام فرمانے کے بعد تہجد میں تلاوت فرماتے اور صبح کی نماز تک کبھی تلاوت کرتے اور کبھی تسبیحات ووظائف میں مشغول رہتے فجر کی نماز کے بعد اشراق تک مراقب رہتے اور اشراق کے بعد تقریباً ایک گھنٹہ آرام فرماتے اس کے بعد سے تقریباً بارہ بجے تک اور گرمیوں میں ایک بجے تک اپنی تصانیف میں مشغول رہتے۔ ہمارے اسلاف کے یہ اعمال رمضان ہیں ان کے لکھنے کا مقصد محض سرسری طور پر پڑھنا نہیں بلکہ اپنی ہمت کے موافق ان پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے اور پورے اہتمام سے رمضان میں عبادت کی ادائیگی کی جائے۔ ملازم پیشہ حضرات یا دیگر دنیاوی مصروفیات میں مصروف حضرات کیونکر اپنی عبادت و عمل میں غیر رمضان سے زیادہ اضافہ نہیں کر سکتے آخر دنیاوی ضرورت کے لئے بھی وقت نکالا جاتا ہے تاجروں کے لئے تو کوئی مسئلہ ہی نہیں کہ اس مبارک مہینہ میں دوکان کا وقت تھوڑا سا کم کردیں یا کم از کم دوکان ہی پر تجارت کے ساتھ ساتھ تلاوت کرتے رہا کریں کہ اس مبارک مہینہ کو کلام پاک کے ساتھ بہت ہی خاص مناسبت ہے جیسا کہ ذکر کیا گیا علاوہ اس کے اس مہینہ میں حتی الامکان گناہوں سے پرہیز کیا جائے اپنے گھروں میں کم از کم اس ماہ مبارک میں ٹی وی، وی سی آر وڈش انٹینا سب کو خدا کے لئے بند کردیں افطار و سحر کے وقت ٹی وی کھول کر اپنے روزوں کو برباد نہ کریں اپنے معبود حقیقی کی محبت اور اپنے رسول پاک کی عظمت ومحبت کی خاطر اس ماہ مبارک میں تمام گناہوں سے دور ہو جائیں بازاروں کے چکر نہ لگائیں اکثر یہی دیکھنے میں آتا ہے کہ دن بھر روزہ رکھا اور مغرب کے بعد بازاروں کا رخ کیا، بے پردہ عورتیں اور بازاروں کی دیگر خرافات سے اپنی دن بھر کی روزہ سے حاصل ہونے والی نورانیت کو اپنے ہی ہاتھوں برباد کیا۔ گلیوں اور چوراہوں پر فضول بیٹھ کر اس ماہ مبارک کا قیمتی وقت ضائع ہونے سے بچائیں نہ جانے پھر ہمیں یہ رمضان ملے یا نہ ملے اپنا زیادہ تر وقت مسجد میں یا اپنے گھر میں گزاریں تلاوت قرآن وکثرت نوافل کا اہتمام کریں غیبت چغل خوری بدنگاہی سے اپنے آپ کو بچائیں صبح وشام ایک ایک تسبیح استغفار درود اور کلمہ کی ضرور پڑھیں اور مغرب کی

نماز کے بعد اوابین کی چھ رکعت کا ضرور اہتمام کریں اشراق اگر نہ پڑھ سکیں تو کم از کم صبح دس بجے چاشت کے نوافل کا ضرور اہتمام کریں اور اس ماہ مبارک میں ایک قرآن تو ضرور ہی ختم کریں اور تراویح کا اہتمام انتہائی درجہ پر ہونا چاہئے اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اپنی محبت واطاعت کے ساتھ رمضان المبارک میں عبادت کی ادائیگی کی توفیق فرمائے (آمین)

رمضان اور قرآن:۔رمضان المبارک کے مہینہ کو کلام الٰہی کے ساتھ بہت ہی خاص مناسبت ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمام آسمانی کتابیں اسی ماہ میں نازل فرمائیں چنانچہ قرآن پاک لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر تمام کا تمام اسی ماہ میں نازل ہوا اور وہاں سے حسب موقع تھوڑا تھوڑا تئیس سال کے عرصہ میں نبی کریم ﷺ کے قلب اطہر پر نازل ہوا اسی وجہ سے فرمایا گیا:

"شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن"

یعنی رمضان وہ مہینہ ہے جسمیں قرآن نازل کیا گیا۔علاوہ ازیں حضرت ابراہیمؑ کے صحیفے اسی ماہ کی یکم یا ۳ تاریخ کو نازل ہوئے اور حضرت داؤدؑ کو زبور ۱۸ یا ۲۱ رمضان کو ملی اور حضرت موسیٰ کو توریت ۶ رمضان المبارک کو عطا ہوئی اور حضرت عیسیٰؑ کو انجیل ۱۲ یا ۱۳ رمضان کو ملی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کلام الٰہی کو اس مہینہ کے ساتھ خاص مناسبت ہے اسی وجہ سے تلاوت قرآن کی کثرت اس ماہ میں منقول ہے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت جبرئیلؑ ہر سال رمضان میں تمام قرآن نبی اکرم ﷺ کو سناتے تھے اور بعض روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ سے سنتے تھے چنانچہ ان دونوں احادیث کی بناء پر علماء نے قرآن کے سننے سنانے کو مستحب قرار دیا ہے۔

تراویح کی فضیلت:۔
نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے "من قام رمضان ایماناً واحتساباً غفر له ماتقدم من ذنبه" یعنی جس نے رمضان میں قیام کیا ایمان کی حالت میں اور ثواب کی امید سے تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اس حدیث میں قیام رمضان سے مراد بالاتفاق تراویح کی نماز ہے۔

فراخی رزق کا آسان نسخہ

مشہور محدث ہدبہ بن خالد کو خلیفہ مامون الرشید نے کھانے کی دعوت دی کھانے سے فارغ ہونے کے بعد وہ ٹکڑے جو دسترخوان پر پڑے ہوئے تھے محدث نے اٹھا اٹھا کر کھانا شروع کر دیئے مامون نے حیران ہو کر کہا: "اے شیخ! کیا ابھی آپ سیر نہیں ہوئے" آپؒ نے فرمایا "کیوں نہیں لیکن مجھ سے حماد بن سلمہؒ نے ایک حدیث بیان فرمائی ہے کہ جو شخص دسترخوان پر گرے ہوئے ٹکڑوں کو چن چن کر کھائے گا وہ مفلسی اور فاقہ کشی سے بے خوف ہو جائے گا۔میں اسی حدیث پر عمل کر رہا ہوں۔" یہ سن کر مامون بے حد متاثر ہوا اور اس نے اپنے ایک خادم کی طرف اشارہ کیا وہ ایک ہزار دینار رومال میں باندھ کر لایا مامون نے اس کو ہدبہ بن خالدؒ کی خدمت میں پیش کر دیا ہدبہؒ نے فرمایا "یہ اس حدیث پر عمل کی برکت ہے۔"

داعی کی صفات

داعی خدا کا سفیر ہوتا ہے مگر دنیوی حکومتوں کے سفیر میں اور خدا کے سفیر میں بہت بڑا فرق ہے ۔دنیوی حکومت کا سفیر وہ بات کہنے کے لئے بھیجا جاتا ہے جس سے لوگ خوش ہوں۔مگر خدا کا سفیر لوگوں کے سامنے اس لئے آتا ہے کہ انہیں وہ بات بتائے جس سے خدا خوش ہوتا ہے۔ ایک مصلحت کو سامنے رکھ کر بولتا ہے دوسرا حق کے تقاضے کو سامنے رکھ کر بولتا ہے، خواہ اس کی وجہ سے لوگوں کے درمیان غیر مقبول ہو جائے۔داعی بننے کے لئے اپنے آپ کو حذف کرنا پڑتا ہے ۔ دین کو اپنا فخر بنانے کے بجائے دین کو اپنا درد بنانا پڑتا ہے۔اس کے بعد ہی کسی کو داعی کا مقام ملتا ہے۔دوسرے انسانوں کو اس دین سے دلچسپی ہو سکتی ہے جو آپ کا درد ہو۔ ان کو اس دین سے دلچسپی نہیں ہو سکتی جو آپ کا فخر ہو دعوت اور فخر ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے۔

(مولانا وحید الدین)

یادِ مدینہ

رَمَضاں کا جو مہینہ آیا
یاد رہ رہ کے مَدینہ آیا

ہاتھ اُٹھا کر جو دُعائیں مانگیں
ہاتھ رحمت کا خَزینہ آیا

بارگاہِ نَبَوِیؐ میں پہنچا
جَیسے ساحِل پہ سَفینہ آیا

حَوصلہ سامنے ہونے کا نہ تھا
مُنہ چُھپائے یہ کَمینہ آیا

تَن بَدَن کانپ رہا تھا میرا
اُف، ندامت سے پسینہ آیا

آہ افسوس! صد افسوس نفیسؔ
فصلِ گُل میں بھی نہ پینا آیا

عرض کرنا تھا دلِ زار کا حال
کُچھ سلیقہ نہ قرینہ آیا

مثالی باپ

حضرت لقمان علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو نصیحتیں

ڈاکٹر حافظ سعید احمد

باپ کی کوشش ہوتی ہے کہ اس کی اولاد ہر قسم کی خوبیوں کا مجموعہ ہو۔اس کے لئے باپ وقتاً فوقتاً اپنی اولاد کو نصیحتیں کرتا ہے اسی طرح کی وہ چند نصیحتیں جو حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو کیں وہ یہاں پر نقل کی جاتی ہیں۔آپ بھی اپنی اولاد کو یہ اور ان جیسی اور نصائح کرتے رہیے۔لیکن ہر مسلمان والد کو چاہئے کہ ان نصیحتوں کو پڑھنے سے پہلے خوب دعا کرے اے اللہ! مجھے ان نصیحتوں پر عمل کرنے اور اس کو پھیلانے کی توفیق عطا فرما۔یہ تمام وصیتیں نہایت قیمتی اور اہم ہیں،لہٰذا ہر مسلمان کے لئے اس پر عمل کرنا بہت ہی ضروری ہے۔میری گزارش ہے کہ وصیت کو تین مرتبہ پڑھئے اور کبھی کبھی سب گھر والوں کو بٹھا کر سنایئے۔ان شاء اللہ تعالیٰ اس طرح کرنے سے بہت فائدہ ہوگا۔

منجملہ یہ بھی ہیں:

☆ بیٹا!علماء کی مجلس میں کثرت سے بیٹھا کرو اور حکماء کی بات اہتمام سے سنا کرو۔اللہ تعالیٰ شانہ حکمت کے نور سے مردہ دل کو ایسا زندہ فرماتے ہیں جیسا کہ مردہ زمین زوردار بارش سے زندہ ہوتی ہے۔

☆ بیٹا!اللہ تعالیٰ سے ایسی امید رکھو کہ اس کے عذاب سے بےخوف ہو جاؤ اور ایسا اس کے عذاب سے خوف کرو کہ اس کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ۔صاحبزادے نے عرض کیا کہ دل تو ایک ہی ہے اس میں خوف اور امید دونوں کس طرح جمع ہوں؟انہوں نے فرمایا:کہ مومن ایسا ہوتا ہے کہ اس کے لئے گویا دو دل ہوتے ہیں،ایک میں پوری امید اور دوسرے میں پورا خوف۔

☆ بیٹا!"رب اغفرلی" بہت کثرت سے پڑھا کرو۔اللہ تعالیٰ شانہ کے الطاف میں بعض اوقات ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں جو کچھ آدمی مانگتا ہے مل جاتا ہے۔

☆ بیٹا!جب شیطان تجھے کسی شک میں مبتلا کرے،تو اس کو یقین کے ساتھ مغلوب کر اور جب تجھے عمل میں سستی کرنے کی طرف لے جائے تو قبر اور قیامت کی یاد سے اس پر غلبہ حاصل کر اور جب دنیا میں رغبت یا خوف کے راستے سے وہ تیرے پاس آئے تو اس سے کہہ دے کہ دنیا ہر حال میں چھوٹنے والی چیز ہے۔

☆ بیٹا!جو شخص جھوٹ بولتا ہے اس کے چہرہ کی رونق جاتی رہتی ہے اور جس شخص کی عادتیں خراب ہوں گی اس پر غم سوار ہوگا۔پہاڑ کا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا،احمقوں کے سمجھانے سے زیادہ آسان ہے۔

☆ بیٹا!جنازہ میں اہتمام سے شرکت کیا کرو اور تقریبات میں شرکت سے گریز کیا کرو۔اس لئے کہ جنازہ آخرت کی یاد کو تازہ کرتا ہے اور شادیاں اور تقریبات دنیا کی طرف مائل کرتی ہیں۔

☆ بیٹا!جب پیٹ بھرا ہوا ہو،اس وقت نہ کھاؤ۔پیٹ بھرے پر کھانے سے کتے کو ڈال دینا بہتر ہے۔

☆ بیٹا!نہ تم اتنے میٹھے بنو کہ لوگ تمہیں نگل جائیں،نہ اتنے کڑوے بنو کہ لوگ تمہیں تھوک دیں۔

☆ بیٹا!تم مرغے سے زیادہ عاجز نہ بنو کہ وہ تو سحر کے وقت جاگ کر اذان دینا شروع کردے اور تم اپنے بستر پر پڑے سوتے رہو۔

☆ بیٹا!توبہ میں دیر نہ کرو کہ موت کا کوئی وقت مقرر نہیں،وہ دفعۃً آجاتی ہے۔

☆ بیٹا جاہل سے دوستی نہ کرو،ایسا نہ ہو کہ اس کی جہالت کی باتیں تمہیں اچھی معلوم ہونے لگیں اور حکیم سے دشمنی مول نہ لو ایسا نہ ہو کہ وہ تم سے اعراض کرنے لگے۔

☆ اپنا کھانا متقی لوگوں کے سوا کسی کو نہ کھلاؤ اور اپنے کاموں میں علماء سے مشورہ لیا کرو۔

دنیا میں اپنے آپ کو اتنا ہی مشغول رکھنا جتنی زندگی باقی ہے۔

مثالی بیوی

ظالم بادشاہ کی مثالی بیوی

محمد زاہد طیب

میری بہن! جب آپ کا بے وفا خاوند، باپ یا بھائی آپ کو اللہ تعالیٰ کے احکام کو پامال کرنے کو کہے یا پردہ وغیرہ سے روکے تو ایسے وقت میں آپ کو ظالم فرعون کی بیوی حضرت آسیہ کی مستقل مزاجی کو سامنے رکھنا چاہئے باوجود اس کے کہ وہ اپنے کو سب سے بڑا رب بھی کہتا تھا دونوں میاں بیوی ایک چھت کے نیچے اور ایک ہی مکان میں رہتے تھے مگر جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر فرعون نے حضرت آسیہ کو مجبور کیا تو ڈنکے کی چوٹ پر بزبان حال یہ کہا کہ جان من من ترا جان دادم ایمان نمی دادم

جان من میں نے تجھے جان دیدی ہے مگر ایمان نہیں دیا اور کہا جان جاتی ہے تو جائے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کروں گی۔ اس اللہ کی بندی نے اپنے ہاتھ پاؤں اور جسم میں میخیں لگوالیں، جان دے دی مگر اللہ کی نافرمانی پر راضی نہ ہوئیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ان کی اس مستقل مزاجی پر وحی نازل فرمائی جو قیامت تک پڑھی جاتی رہے گی۔

میری بہن! حضرت آسیہؓ کی زندگی کو اپنا آئیڈیل بناؤ اور اللہ کی نافرمانی چھوڑ دو اور کسی ملامت کرنے والے کی باتوں کی پرواہ نہ کرو، کفر کے حلقے یا دنیا کی محفلوں میں اگر اللہ کے دین پر چلتے ہوئے بدنامی ہوتی ہے تو اس دنیا کی چند روزہ بدنامی اس عار اور نار سے بہتر ہے جس میں ڈال کر موت کو ذبح کر دیا جائے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نافرمان لوگ جہنم میں پڑے رہیں گے۔ بس جس نے کلمہ شہادت پڑھ لیا ہے پھر حالات چاہے کچھ بھی ہوں مگر اس کا تو اسلام کے میدان میں یہ حال ہونا چاہئے کہ کسی بھی قسم کی ملامت کی پرواہ کئے بغیر ڈنکے کی چوٹ پہ کہے کہ:

ساری دنیا آپ کی حامی سہی
مجھ کو اس محفل میں ناکامی سہی
نیک نام اسلام میں رکھے خدا
کفر کے حلقے میں بدنامی سہی

خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ فرماتے ہیں:

سارا جہاں خلاف ہو پرواہ نہ چاہئے
مدنظر تو مرضی جانانا ں چاہئے
اس نظر سے جانچ کے کر تو یہ فیصلہ
کیا کیا تو کرنا چاہئے کیا کیا نہ چاہئے

بالکل حضرت آسیہ کی یہی حالت تھی کہ اپنے مولیٰ کی رضا کو مدنظر رکھتے ہوئے جان دے دی اور زندگی ہی میں اللہ تعالیٰ کے ہاں جنت میں بنا ہوا اپنا محل دیکھ لیا چونکہ اس کے دل میں اپنے اللہ کو خوش کرنے کا جذبہ موجزن تھا اس لئے اس نے دنیاوی ٹھاٹھ باٹھ کو ٹھوکر ماری اور بزبان حال یوں کہنے لگی:

☆......یااللہ مجھے ملکہ بننا پسند نہیں ہے۔

☆......یااللہ مجھے فرعون بادشاہ کی بیوی بننا پسند نہیں ہے۔

☆......یااللہ مجھے تیرے نافرمان بندے اور ایسے متکبر شوہر کی بیوی بننا پسند نہیں ہے۔

☆......یااللہ مجھے پوری قوم کی ملکہ اور خاتون اول بننے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے میں تیری ایک ادنیٰ سی بندی بننے میں شرف محسوس کرتی ہوں۔

☆......یااللہ مجھے دنیا کی عزت اور ٹھاٹھ نہیں چاہئے۔

☆......یااللہ مجھے دنیا کے محلات اور کوٹھیاں پسند نہیں ہیں۔ بس میرے لئے تو آخرت میں اپنے قریب ایک گھر بنا دے

☆......یااللہ مجھے دنیا کی بادشاہت نہیں چاہئے مجھے تو آخرت کی بادشاہت چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے اس کی بات سن لی جس نے دنیا کو ٹھوکر مار کر جنت کی ان دیکھی بہاروں کو ایمان اور یقین کے نشے میں ترجیح دی۔

☆......اگر فرعون کا جبر، جبر تھا تو آسیہ کا صبر بھی تھا دل میں ایمان کا ایسا رنگ چڑھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ان کا تذکرہ اپنی سب سے پیاری کتاب میں ضرب المثل کے

طور پر کر دیا جس کی تلاوت منبر و محراب پر قیامت تک ہوتی رہے گی۔

میری بہن! تم بھی حضرت آسیہ کو اپنا آئیڈیل بنا کر اللہ کو راضی کرو"من لہ المولی فلہ الکل "بس جس کا اللہ ہو گیا پھر سب کچھ اسی کا ہے۔

ذرا غور تو کرو کہ یہ عورت ہی تھی جو ایک ظالم بادشاہ اور خاوند کی سزا کے تمام جتن برداشت کر کے جنت کی وارث بن گئی۔

امام بیہقی اور ابو یعلی رحمہما اللہ نے صحیح سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ:

﴿أن فرعون وتد لامرأته أربعة أوتاد في يديها و رجليها فكانوا اذا تفرقوا عنها أظلتها الملائكة عليهم السلام) فقالت (رب ابن لي عندك بيتا في الجنة) فكشف لها عن بيتها في الجنة

(در منثور از سیوطی ۶/ ص ۲۴۵)

"فرعون نے اپنی بیوی (حضرت آسیہ کو سزا دینے کی غرض سے) چار جگہ یعنی دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں میں میخیں گاڑ رکھی تھیں جب وہ میخیں لگا کر علیحدہ ہوتے تو رحمت کے فرشتے (گرمی کی وجہ سے حضرت آسیہ پر) سایہ کر دیتے تو وہ اسی حالت میں دعا مانگتی ہوئی کہتیں کہ":

"اے میرے رب! اپنے پاس ہی میرے لئے جنت میں ایک گھر بنا دے بس پھر اسی حالت میں ان کو جنت میں ان کا گھر دکھا دیا جاتا۔"

تفسیر قرطبی جزء نمبر ۱۸ صفحہ نمبر ۲۲ میں حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں کہ فرعون کو جب حضرت آسیہ کے موسیٰ پر ایمان لانے کی خبر ملی تو وہ اپنے وزرا کے پاس آیا اور ان سے پوچھا کہ تم آسیہ بنت مزاحم (یعنی میری بیوی) کے متعلق کیا جانتے ہو تو سب نے ان کی بہت تعریف کی تو فرعون نے کہا کہ وہ تو میرے علاوہ کسی دوسرے رب کی عبادت کرتی ہے تو اس پر وزرا نے کہا: پھر آپ اس کو قتل ہی کر دیجئے تو اس پر فرعون نے اس کے ہاتھ اور پاؤں میں میخیں ٹھونک دیں تو اسی حالت میں حضرت آسیہ نے آسمان والے رب کو پکارتے ہوئے کہا ﴿رب ابن لي عندك في الجنة﴾ اے میرے پروردگار! اپنے پاس ہی میرے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیجئے اس وقت فرعون بھی حاضر تھا اور یہ منظر دیکھ رہا تھا کہ حضرت آسیہ نے جنت میں اپنا گھر اسی حالت میں دیکھا اور پھر ہنسنے لگیں تو اس پر فرعون کہنے لگا کہ کیا تم اس عورت کے پاگل پن پر تعجب نہیں کرتے کہ ہم اس کو عذاب دے رہے ہیں اور وہ اس کے باوجود ہنس رہی ہے، بس ہنستے ہوئے حضرت آسیہ کی روح پرواز کر گئی، انتہیٰ۔

حضرت آسیہ کے اس قصہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ مظلوم بیوی اگر ظلم ڈھائے جانے کی حالت میں کوئی دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو خوب سنتے ہیں اور فوراً قبول کر لیتے ہیں جیسے حضرت آسیہ نے فرعون کے ظلم سے نجات اور جنت میں اپنے لئے ایک گھر بنانے کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اسی حالت میں اور اسی وقت جنت میں بنا ہوا اس کو گھر دکھا دیا۔

اس لئے ظلم ڈھانے والے شوہر اس بات کو یاد رکھیں کہ حالت ظلم میں اگر بیوی کی زبان سے کوئی بددعا ان کے حق میں نکل گئی تو عین ممکن ہے کہ کسی وقت قبول ہو جائے اور اس کا ستیاناس ہو جائے۔

اس قصہ میں ایک قابل غور اور عجیب بات یہ بھی ہے کہ حضرت آسیہ نے اپنے ظالم خاوند کی سزا کے تمام جتن برداشت تو کر لئے مگر اس کے حق میں بددعا کا کلمہ زبان سے نہیں نکالا بلکہ یوں کہا کہ اے اللہ! تو مجھے ہی ان ظالموں سے نجات دے دے یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے حضور ﷺ پر اہل طائف نے خوب ظلم ڈھائے اس کے باوجود جناب نبی کریم ﷺ نے ان کے حق میں باوجود فرشتوں کی فرمائش کے بددعا نہ فرمائی بلکہ یوں کہا کہ اگر یہ میری بات نہیں مانتے تو شاید ان کی نسل ہی میری بات کو مان لے اور شاید حضرت آسیہ نے اپنے بیوی ہونے کا حق ادا کیا اور اپنے بعد میں آنے والی عورتوں کو بتا دیا کہ

صابرہ بیویوں کا یہی شیوہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے خاوند یا کسی ظالم کے لئے بددعا نہیں کیا کرتیں، اللہ تعالیٰ کو بھی اس صابرہ عورت کی یہ بات کیسی پسند آئی کہ سات آسمانوں کے اوپر سے اس کی اس صفت کا تذکرہ فرمایا جو ضرب المثل کے طور پر قیامت تک آنے والی قوموں کے لیے ایک سبق کی حیثیت رکھتا ہے

حضرت آسیہ کے قصے سے یہاں یہ سبق ملتا ہے کہ ظلم اور شدائد کے باوجود دین کو مضبوطی سے تھامے رکھو وہاں یہ سبق ملتا ہے کہ اے مسلمانو اور مومنو! تم ظلم اور شدائد پر صبر کرنے میں کم از کم ایک عورت (حضرت آسیہ) سے تو ضعیف نہ بنو کہ اس نے عورت ہونے کے باوجود ایک ظالم بادشاہ کی سزا کے تمام جتن برداشت کرتے ہوئے جان تو دے دی مگر دین حق کو اپنے ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ شاید اسی سبق کا صلہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آسیہ کو یہ دیا کہ وہ جنت میں نبی کریم ﷺ کی بیوی ہوں گی اور اسی لئے جنت کی چار افضل ترین عورتوں میں سے ان کو شمار فرمایا جن میں حضرت خدیجہؓ حضرت فاطمہؓ حضرت مریمؑ اور حضرت آسیہ ہیں جیسے کہ امام احمد طبرانی اور حاکم نے حضرت ابن عباسؓ سے اس سلسلہ میں ایک مرفوع حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جنت کی افضل ترین عورتوں میں سے حضرت خدیجہ بنت خویلدؓ حضرت فاطمہؓ بنت محمد ﷺ اور حضرت مریم بنت عمران اور حضرت آسیہ بنت مزاحم فرعون کی بیوی ہیں۔" (درمنثور ج ۶ ص ۲۳۵)

حضرت آسیہ کے اس قصہ کو مختصر طور پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ التحریم کے آخر میں بیان فرمایا ہے۔

مضمون نگار حضرات متوجہ ہوں

مضمون نگار حضرات سے التماس ہے کہ تبلیغی واصلاحی مضامین کے ساتھ ساتھ حالات وایام کی مناسبت سے بھی مضامین بھجوائیں۔

لہٰذا آئندہ شمارہ کے لئے رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے معمولات، دینی اجتماعات میں شرکت کے فضائل و آداب وغیرہ تحریر فرمائیں۔

مضمون اگر سادہ، عام فہم، میٹھے اور مثبت انداز میں دردِ دل کے ساتھ تحریر کیا جائے تو زیادہ نفع کی امید ہے اللہ تعالیٰ ہمیں انبیاء کرام علیہم السلام کا کام انہی حضرات والے جذبات، کیفیات، اخلاص اور بلند اخلاق سے کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

اگر بآسانی ممکن ہو تو نئے احباب اپنے مضامین جید علماء کرام سے تصدیق وتصحیح کروا کر ارسال فرمائیں۔

ضروری اعلان

بعض احباب یا بعض اداروں کو الدعوۃ الی اللہ تعارف کے لئے ارسال کیا جاتا ہے پسند آنے پر مستقل جاری کروانے کے لئے پہلے صفحہ پر دیے ہوئے طریقہ پر عمل کیجئے۔

مثالی شوہر

مختصر ازدواجی زندگی سیرت نبوی کے آئینے میں

محمد شاہد عارف

☆ آپ ﷺ کی زندگی ہر شعبہ زندگی سے متعلقہ لوگوں کے لئے نمونہ تھی بلکہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ہر طبقہ کے لئے اسوۂ حسنہ بنا کر بھیجا تھا۔ ازواج مطہرات کے ساتھ آنحضرت ﷺ کی معاشرت حسن اخلاق کی آئینہ دار تھی۔ آنجناب ﷺ انصار کی لڑکیوں کو حضرت عائشہؓ کے ساتھ کھیلنے کے لئے بلایا کرتے تھے اور جب بھی وہ کسی جائز کام کی خواہش کرتیں آپ ﷺ انکی موافقت فرماتے اور وہ کام کر دیتے اور جس برتن سے وہ پانی پیتیں رسالت مآب ﷺ اس برتن کو پکڑتے اور جہاں انہوں نے منہ لگایا ہوتا وہیں سے پانی نوش فرماتے۔ جب وہ کوئی ہڈی چباتیں تو رحمۃ للعالمین ﷺ بھی وہیں سے ہڈی چباتے جہاں سے حضرت عائشہؓ نے چبایا۔ اور آنحضرت ﷺ ان کی گود میں تکیہ لگاتے اور گود میں سر رکھ کر تلاوت قرآن فرمالیتے۔ بعض دفعہ آپ حالت حیض میں ہوتیں اور آپ ﷺ کے حکم سے چادر باندھ لیتیں اور آپ ﷺ مباشرت فرماتے (بغیر قضاء حاجت کے) اور یہ بھی آنحضرتﷺ کے لطف و حسن اخلاق میں سے ہے کہ آپ ﷺ انہیں کھیل کود کی بھی سہولت مرحمت فرماتے بلکہ ایک مرتبہ چند حبشی مسجد نبوی میں کھیل رہے تھے آپ ﷺ حضرت عائشہؓ کو پردے کی چادر میں چھپائے ہوئے اس طرح سے انکا کھیل دکھا رہے تھے کہ انہوں نے آپ ﷺ کے دونوں شانوں پر سہارا لگایا ہوا تھا اور نبی کریم ﷺ نے دو مرتبہ سفر میں ان سے دوڑ کا مقابلہ کیا

☆ نبی کریم ﷺ جب گھر میں داخل ہوتے تو مسواک فرماتے اور جب عشاء سے فارغ ہوتے تو اول رات یا آخر رات میں بیوی کے پاس جاتے تو اول شب میں تقاضا پورا فرماتے تو بعض مرتبہ غسل کر کے آرام فرماتے اور کبھی وضو کر کے آرام فرماتے۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے جس گھر میں (ذی روح چیز کی) تصویر، کتا اور اجنبی (مرد یا عورت) ہوتے ہیں۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی)

یعنی مرد اور عورت ہم بستری کے بعد جب تک جنابت کی حالت میں رہتے ہیں (یعنی غسل نہیں کرتے) اس وقت تک رحمت کے فرشتے ان کے گھر میں داخل نہیں ہوتے۔ اس لئے انسان کو چاہئے کہ اگر غسل کی ہمت نہ ہو تو کم از کم استنجا کر کے وضو ہی کر لے یہ بھی مسنون ہے مگر غسل کرنا افضل ہے۔

☆ جناب رسول اللہ ﷺ عصر کے بعد ازواج مطہرات کے پاس تشریف لیجاتے اور ان کی مزاج پرسی فرماتے اور جب رات ہوتی تو باری والی کے پاس جاتے اور تمام رات وہیں رہتے۔

خود حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ آپ ﷺ باری کے سلسلے میں کبھی ہم میں سے کسی کو کسی پر ترجیح نہ دیتے اور بہت کم ایسا ہوتا کہ ایک شب میں سب کے پاس تشریف لے جاتے پھر آپ ﷺ بغیر مباشرت کے ہر ایک سے قربت فرماتے یہاں تک کہ باری والی کے پاس پہنچ کر وہیں رات کو قیام فرماتے۔ (ابوداؤد)

☆ نبی کریم ﷺ عورتوں پر حد درجہ شفیق و مہربان تھے آپؐ کا ارشاد ہے جو شخص اپنی بیوی کی بد خلقی پر صبر کرے اسے حضرت ایوبؑ کو انکی بیماری و مصیبت پر ملنے والے اجر کے بقدر ثواب ملے گا اور جو عورت اپنے خاوند کی بد خلقی پر صابرہ رہے حق تعالیٰ شانہ اسے حضرت آسیہ بنت مزاحم جو فرعون کی بیوی تھیں کے اجر و ثواب کے بقدر اجر عطا فرمائیں گے۔

آپکے مسائل کا روحانی حل

ابو القاسم

جادو کو عربی میں سحر کہتے ہیں جس کا سبب ظاہر نہ ہو۔ (قاموس)

اصطلاح قرآن وسنت میں جادو اس کو کہتے ہیں جس میں شیاطین کو خوش کر کے ان کی مدد حاصل کی گئی ہو اور شیاطین کو راضی کرنے کی مختلف صورتیں ہیں کبھی ایسے منتر اختیار کئے جاتے ہیں جن میں کفر وشرک کے کلمات ہوں اور شیاطین خوش ہوتا ہے۔

جادو میں شیطان کو خوش کرنا ہوتا ہے حالانکہ ہم کو شیطان پر لعنت کرنے اور اس سے دشمنی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس لئے علماء کرام فرماتے ہیں کہ جادو کو سیکھنا اور سکھنا حرام ہے اس پر عمل کرنا بھی حرام ہے۔ (شامی، عالمگیری)

اور جس جادو میں ایمان کے خلاف اقوال واعمال اختیار کئے جائیں تو اس سے آدمی کافر ہو جائے گا۔

جادو کا علاج:۔

ان اعمال سے آدمی جادو کے اثر سے محفوظ رہتا ہے:۔

(1) اعمال کا خوب اہتمام کرنا اور گناہوں سے بچنا اس کے لئے بہت زیادہ مفید ہے۔

(2) دعاؤں، معوذتین اور اذکار مسنونہ کا اہتمام کرنا۔

(3) صبح وشام تین تین مرتبہ اس دعا کو پڑھنا۔

"بسم اللہ الذی لایضر مع اسمہ شیٔ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم"

اس اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی زمین میں اور نہ ہی آسمان میں اور وہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔

(4) اسی طرح ہر نماز کے بعد اور سوتے وقت اور صبح وشام آیۃ الکرسی کا پڑھنا نیز سورۃ اخلاص معوذتین کا صبح وشام اور سوتے وقت تین تین مرتبہ پڑھنا بھی اس میں مجرب ہے۔

(5) صبح نہار منہ سات کھجوریں کھانا بھی جادو کے اثر کو پیدا نہیں ہونے دیتا اس سے مراد عجوہ کھجوریں ہیں یا مدینہ منورہ کی تمام کھجوریں اس اثر میں داخل ہیں۔

جادو ہونے کے بعد اس کا اثر ختم کرنے کے لئے:۔

اگر معلوم ہو جائے تو اس جادو کا کاٹ کروائے یہ شرعاً جائز ہے یہ سب سے زیادہ بہترین علاج ہے۔

(1) سورۃ الفاتحہ، آیۃ الکرسی، سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات، سورۃ الاخلاص اور معوذتین کا متاثرہ مقام پر ہاتھ پھیرتے ہوئے تین مرتبہ پڑھ کر دم کرنا۔

(2) ابن حجرؒ فرماتے ہیں! بیری کے سات پتے لے کر اس کو کوٹے پھر اس میں اتنا پانی ملائے کہ اس سے غسل ہو جائے پھر اس پانی پر آیۃ الکرسی اور پھر سورۃ اعراف کی آیت ۱۱۷ تا ۱۲۲، سورۃ یونس کی آیت ۸۹ تا ۸۲، سورۃ طہٰ کی آیت ۶۵ تا ۷۰، سورۃ الکافرون، سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق، سورۃ الناس پڑھ کر دم کرے پھر اس پانی کو معمولی سا پئے اور پھر باقی پانی سے غسل کرے انشاءاللہ تعالیٰ جادو کا اثر ختم ہو جائے گا۔

(3) سات مرتبہ یہ دعا پڑھ کر دم کرے

"اسأل اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیك" میں عظیم اللہ سے سوال کرتا ہوں جو کہ عرش عظیم کا مالک ہے کہ تجھے شفاء دے۔ (ترمذی)

(4) یا یہ دعا پڑھ کر دم کرے:" اللھم رب الناس اذھب الباس واشف انت الشافی لاشفاء الا شفاءك شفاء لا یغادر سقماً" اے اللہ! لوگوں کے رب! اس مصیبت کو دور کر دے اور شفا عطا فرما دے اور تو ہی شفا دینے والا ہے اور کوئی شفا دینے والا نہیں تیرے سوا، ایسی شفا دے جو بیماری کو نہ چھوڑے۔ (بخاری)

(5) یا یہ دعا پڑھ کر دم کرے:" اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق" میں پناہ چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ کے ان کلمات کی جو پورے ہیں ان میں کوئی نقصان نہیں اس کی تمام پیدا کردہ مخلوق کے شر سے۔ (مسلم)

محترم جناب ڈاکٹر ناصر رشید صاحب برائے ایصال ثواب: والد مکرم میاں محمد رشید مرحوم

مثالی مائیں

(اقتباس از بیان حضرت مولانا طارق جمیل صاحب)

اللہ تعالیٰ نے عورت کو معاشی طور پر مضبوط کر کے اس کی مالی ذمہ داریاں مرد کے ذمے لگا کر اس کے ذمے کیا کام لگایا؟ اس کے ذمہ یہ کام لگایا کہ "نسل کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی غلامی سکھائے۔ بیٹا پندرہ سال، بیٹی گیارہ سال ماں سے اللہ اور اس کے رسول کی غلامی سیکھے۔ بیٹی جب اس عظیم ماں سے جدا ہو کر پرائے گھر رخصت ہو تو ایک مسلمان فاطمہؓ کی بیٹی بن کے جا رہی ہو بچے کی شادی کر دو تو ایسی حالت میں کہ وہ اللہ اور رسول کا غلام بن کر زندگی کا ساتھ نبھا رہا ہو آج ہماری مائیں اس تربیت سے غافل ہو چکی ہیں

اس کی امت کی تو ابتداء ہی ماں سے ہوئی تھی میں پانچ ہزار سال پیچھے آپ کو دکھانے کی کوشش کرتا ہوں ذرا چشم تصور سے ماضی میں لوٹیے بے شک زمانہ دور ہے ماضی میں دیکھنا ویسے ہی مشکل ہوتا ہے دیکھئے مکہ میں کالے پہاڑ ہیں ایک بیس بائیس سال کی عورت مصر کی شہزادی، اپنے بچے کو گود میں لئے بیٹھی ہے خاوند کو چھوڑنا ویسے ہی بڑا غم ہوتا ہے عورت کے لئے سب سے بڑی قربانی خاوند کی جدائی ہے اور خاوند بھی ابراہیمؑ جیسا ہو تو پھر جدائی کا غم اور زیادہ بڑھ جاتا ہے اور پھر گھر کی بجائے صحرا ہو تو...... جدائی کا غم اور زیادہ ہو جاتا ہے اور اس پر کوئی حوصلہ دینے والا نہ ہو تو...... غم اور زیادہ بڑھ جاتا ہے یہ ہیں اماں حاجرہ! ان کی گود سے امت محمدیہ کو وجود ملا ہے حضرت محمد ﷺ کی پیاری امت اس مبارک گود سے نکلی ہے اللہ کے حکم کی وجہ سے یہ عظیم سب کچھ سہنے کے لئے تیار ہے پھر اس ماں نے اس ننھے سے اسماعیل کی ایسی تربیت کی کہ ابھی اس کی عمر آٹھ سال ہی تھی کہ ابراہیمؑ چھری لیکر کھڑے ہیں بیٹا میں نے خواب دیکھا تجھے ذبح کر رہا ہوں تو کیا کہتا ہے تو اس وقت بچے کو یہ کہنا تھا...... بابا...... میں نہیں ذبح ہونا چاہتا خواب تو نے دیکھا چھری میرے پر چلاتے ہو میرا کیا قصور ہے؟ یہ ہونا چاہیے تھا اس وقت کا جواب۔ آج اولاد سے کہہ دو کہ بیٹا پانی پلا دو اس کے ماتھے پر بل پڑ جاتا ہے اولاد کو کام کہنے کو جی نہیں چاہتا یہ دیکھو ایک ماں نے کیسے تیار کیا اپنا بچہ؟ اس کو باپ کی محبت نصیب نہیں ہوئی۔ اس نے باپ کو دیکھا ہی نہیں پہلی دفعہ اسماعیلؑ اپنے باپ کو دیکھ رہا ہے وہ کتنی محبت سے دیکھتا ہے یہ میرا ابا ہے اور اس کو پتہ ہی نہیں کہ میرا ابا ذبح کرنے جا رہا ہے پھر وادی منیٰ میں باپ بیٹے کا مکالمہ ہو رہا ہے ابا مجھے کیوں ذبح کرتے ہو؟ نہیں نہیں یا ابت یا ابت۔ اولاد کو اگر کوئی نا گوار کام کہو تو وہ کہتا ہے کیا ہے ابو؟ کیا ہے امی؟ اس کے لہجے میں کڑواہٹ آجاتی ہے کیا ہے ابو؟ کیا ہے اماں؟ کوئی تھوڑی سی بات کہہ دو بیٹا یہ کر لو تو وہ آگے سے کہتا ہے کیا ہے؟ وہ کہہ رہا ہے بیٹا میں نے تمہیں ذبح کرنا ہے بیٹا کہتا ہے ہائے میرے باپ نے کیا کہہ دیا؟ یہ امی نے کیا کہہ دیا؟ میں اللہ پر قربان ہو جاؤں؟ یا ابت ابت جیسے بچوں کو کوئی کھلونا لا کر دیں تو وہ خوش ہو جاتے ہیں اور اسماعیلؑ بھی یوں ہی اس بات پر خوش ہو رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ کر دو ذبح میں تو یہی چاہتا تھا۔ ابن قدامہؒ بڑے عالم ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جب ابراہیمؑ نے اسماعیلؑ سے رائے پوچھی تو انہوں نے کہا کہ میری کیا رائے ہے اگر آپ مجھے ذبح کر دیں گے تو آپ کے بدلے میں اللہ مل جائے گا دنیا کے بدلے میں جنت مل جائے گی اور جنت دنیا سے بہتر ہے اب آگے بھی سنو اپنا کرتا اتارتے ہیں اور کہتے ہیں بابا یہ کرتا میری ماں کو دے دینا کہ میری کوئی بھی نشانی اس کے پاس نہیں ہے تو جب کبھی اسے میری یاد آئیگی تو میرے کرتے سے وہ تسلی پا لیا کرے گی آپ اپنے کرتے میں مجھے کفن دے دینا میرا کرتا میری ماں کو دے دینا اور آپ میرے ہاتھ پاؤں بھی باندھ دیں اور ماتھے کے بل مجھے زمین پر لٹا دیں اور نیچے سے چھری چلائیں کہیں میرے ہاتھ پاؤں کی حرکت سے آپ کو تکلیف نہ پہنچے اور نظروں سے نظریں دو چار ہوتے ہوئے کہیں آپ کا ہاتھ کانپ نہ جائے

اس لئے آپ مجھے الٹالٹادیں قربانی کے بکرے کے کیسے ہاتھ پاؤں باندھے جاتے ہیں تو بچے کے ہاتھ پاؤں باندھے بچہ کب ملاتھا جب آپؑ چوراسی یا چھیاسی سال کی عمر کو پہنچے تھے اب کیا عمر ہو چکی ہے؟ اب بانوے سال کی عمر میں ہیں اور معصوم بچہ تو پرایا بھی پیارا لگتا ہے اپنا بچہ تو پھر اپنا بچہ۔ اب اپنے بچے کے ہاتھ پاؤں باندھے۔ لٹایا اور اپنے گھٹنے اس پر رکھ دیئے اور سر کے بالوں سے پکڑ کر یوں اٹھایا جیسے بکری کی گردن کو پکڑ کر اٹھایا جاتا ہے اور کہا مولا اگر تو مجھ سے ناراض ہو گیا تھا تو میرے دل میں اسماعیلؑ کا خیال آتا تھا تو میری اس قربانی پہ اپنی ناراضگی ختم کر دے اور اگر تو نے میرا امتحان لینا تھا تو مجھے اس امتحان میں کامیاب کر دے آسمان کے فرشتوں کی چیخیں نکل گئیں۔ تو فوراً وحی آئی کہ شاباش ابراہیمؑ تو اپنے امتحان میں کامیاب ہو گیا ہے میں نے دیکھ لیا ہے کہ تیرا دل میرے ہی لیے ہے اور کسی کے لئے نہیں ہے ایسی مائیں ہم ڈھونڈتے پھر رہے ہیں کہ شاید یہ موتی اکٹھے ہوں اور یہ مالا پروئی جائے پھر امت کے گلے کا ہار بنے۔

بچوں کی پرورش کے فضائل

مثالی مائیں اپنے بچوں کی پرورش شوق اور اہتمام سے کرتی ہیں کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے جب کوئی شخص جہاد کی نیت سے اپنا گھوڑا پالتا ہے تو اس کی پرورش کی ساری مشقتیں اس کی آخرت کا ذخیرہ بنتی ہیں...... حتیٰ کہ اس کی لید اور پیشاب تک قیامت کے دن اس پرورش کرنے والے کی نیکیوں کے پلڑے میں رکھی جائیں گی کیونکہ یہ گھوڑا ایک بہت اونچے مقصد کی خاطر پالا جا رہا ہے اور وہ ہے...... اعلائے کلمۃ اللہ یعنی اللہ کے سارے دین کی سربلندی ہے اور یہ سب سے اونچا مقصد ہے انبیاء کرام، صحابہ کرامؓ، اولیاء کرام والا تو گھوڑا جو ایک عام مخلوق ہے اس کی اس عظیم مقصد کے لئے پرورش اتنی فضیلتوں کی حامل ہو گی تو آپ کا بچہ جو اشرف المخلوقات اللہ کا خلیفہ...... اللہ کے پیارے حبیب ﷺ کا نائب اور قرآن پاک کا وارث ہے جب آپ بھی اس کی پرورش اور دینی تربیت اسی نیت اور جذبہ سے کرتی ہیں تو یہ بچہ جو آپ کا سرمایہ آخرت بنے گا اور اس پر بچوں کی گھوڑے کی پرورش سے زیادہ فضیلت آپ کو حاصل ہو گی۔ بچوں کی پرورش کے ابتدائی زمانے میں بہت زیادہ مشقتیں آتی ہیں۔ اگر یہ عظیم جذبہ دل میں ہو تو ایک تو ان مشقتوں میں ایک راحت سے محسوس ہو گی اور دوسرا آپ کا یہ مبارک جذبہ ایک دعا کی صورت میں آپ کے دل میں جب ہر وقت موجود ہو گا تو نجانے کونسی قبولیت کی گھڑی ہو اور اللہ تعالیٰ ہمارے بچوں کے لئے فیصلہ فرمالیں کہ میں نے اس کو اپنا پیارا بندہ بنانا ہے اور اس سے میں نے خوب اعلیٰ پیمانے پر عالمی سطح پر دین کا کام لینا ہے رمضان المبارک میں دعاؤں کی قبولیت ویسے بھی بڑھ جاتی ہے ہم سحری، افطاری کے وقت دل سے خوب دعائیں کریں کہ یا اللہ ہمارے بچوں کو ہمارے لئے سرمایہ آخرت، ذریعہ نجات اور دونوں جہانوں میں ہماری سرخروئی کا سبب بنا۔ ہو سکے تو ہاتھ اٹھا کے بھی دعا ضرور کیجئے لیکن دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا ضروری نہیں۔ اپنے گھر کے کام کاج کے ساتھ ساتھ ہمارا دل اللہ تعالیٰ سے مانگنے میں مشغول رہے "دو ہتھ کار ول تے دل یار ول" پوری کوشش کیجئے کہ سحری کے وقت تہجد کی دو نیت کچھ نوافل ضرور ادا کر لیں کیونکہ عام دنوں میں بھی تہجد کے وقت اللہ کی رحمت جوش میں ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز لگ رہی ہوتی ہے ہے کوئی مانگنے والا! میں اس کو عطا کر دوں ہے۔ کوئی گناہوں کی معافی چاہنے والا! میں اس کو معاف کر دوں رمضان المبارک میں تو اس وقت اللہ تعالیٰ سے نہ مانگنا بڑی محرومی کی بات ہے اللہ تعالیٰ ہم میں سے کسی کو محروم نہ فرمائے۔

یہ دعائیں اپنے کاروبار میں ترقی و برکت کی دعاؤں سے زیادہ ضروری ہیں کیونکہ یہ کاروبار گھربار سب کچھ ابھی چھوٹنے والے ہیں اور یہ اولاد اللہ کرے اگر نیک ہوئی تو یہ ہمارے لئے صدقہ جاریہ ہے یہ تو ایسی فیکٹری بنے گی جس کا نفع ہمیں قبر میں پڑے ہوئے بھی قیامت تک ملتا رہے گا۔

قارئین سے گزارش

قاری محمد ارشد زبیر
مہتمم جامعہ خالد بن ولید ساہیوال (سرگودھا)

محترم جناب مولانا عادل محمود صاحب!

ماشاء اللہ آپ خوب لگن اور شوق کے ساتھ کام کر رہے ہیں آپ کا یہ کام انشاء اللہ رہتی دنیا تک قائم ودائم رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے شرور وفتن سے محفوظ فرمائے میں بھی اس کار خیر میں شرکت کے لئے چند گزارشات آپ کی وساطت سے قارئین تک پہنچانا چاہتا ہوں۔ محترم قارئین کرام! آپ.........

☆ اگر اپنے عزیز واقارب کی اصلاح چاہتے ہیں اور اللہ رب العزت کا حکم" وانذر عشیرتك الاقربین "(اور آپ اپنے قریبی خاندان والوں کو ڈرائیے) پورا کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے جہاں اور اسباب اختیار فرما رہے ہوں یہ بھی ایک بہترین آسان ترین سبب ہے۔ جس کا ہم نے خود اپنے عزیزوں پر تجربہ کیا ہے آپ تھوڑی ہمت کر کے اپنے عزیزوں کے نام سے سالانہ چندہ جمع کروائیں اور پورے سال کے لئے آپ کی طرف سے قلمی دعوت انہیں پہنچتی رہے گی اور اگر آپ رمضان المبارک میں اجراء کروائیں گے تو کئی گنا زیادہ ثواب ملے گا۔

☆ اگر آپ کا کسی مدرسہ، اسکول سے تعلق ہے تو آپ طلباء و طالبات کے ذریعے ان کے گھرانوں خاندانوں کی اصلاح کا ذریعہ بن سکتے ہیں دنیاوی اسکولوں کالجوں کے طلباء وطالبات کی اصلاح اور انکے گھرانوں کی دینی تربیت کی ضرورت کا اندازہ تو آپ کو ہے ہی لیکن دینی مدارس کے طلباء وطالبات کے گھرانوں کا دینی ماحول بنانا تو اشد ضروری ہے وہ اس لئے کہ اگر یہ بچہ، بچی حافظ عالم، حافظ عالمہ بننے کے ساتھ ساتھ گھر میں بے دینی کی فضا پائیں گے تو انہیں پڑھنے میں بہت دقت و مشقت ہوگی اور فارغ ہونے کے بعد بھی۔ یا تو انہیں ماحول کا مقابلہ کرنا پڑے گا یا "چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی" کہتے ہوئے ماحول کے ساتھ بہنا پڑے گا اور یہ دونوں صورتیں غیر مناسب ہیں سب سے بہتر اور آسان صورت یہ ہے کہ ان بچوں کے ذریعے ان کے گھرانوں کو بھی دیندار بنانا اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اس کی کوشش فرمائیں کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کی سالہا سال کی محنت ضائع ہو جائے اللہ نہ کرے اور آپ کے مدرسہ کا فارغ التحصیل آپ کی نیک نامی کی بجائے بدنامی کا ذریعہ بن جائے۔ الحمد للہ میں نے اپنے مدارس کے طلباء وطالبات کے ذریعے ان کے گھرانوں میں یہ رسالہ پہنچا کر کافی تبدیلی محسوس کی۔

☆ اگر آپ کو اپنے والدین بزرگوں سے بہت محبت ہے انکے احسانات بہت یاد آتے ہیں تو انکے احسانات کے بدلہ کیلئے آپ ان کے ایصال ثواب کے لئے کچھ کرنا چاہتے ہیں تو یہ رسالہ اور مولانا قاری عادل محمود صاحب کا مرتب کردہ صبح وشام پڑھنے کی مسنون دعائیں واذ کار کارڈ برائے ایصال ثواب تقسیم کیجئے چونکہ اس کارڈ میں الحمد للہ دعاؤں کے ساتھ ساتھ دعوت کی عظمت اور ترغیب بھی ہے جو کہ دعوت اور دعائیں ربط کے ضمن میں مولانا نے تحریر فرمائی ہے لہٰذا اس میں صرف جن کو آپ دے رہے ہیں انہی کی اصلاح نہیں بلکہ ان میں دعوت دینے کا جذبہ پیدا ہوگا اور وہ نجانے کتنوں کی اصلاح کا ذریعہ بنیں گے اس سے قیامت تک کے لئے نیکیوں کے جتنے سلسلے جاری ہوں گے ان کو جتنا ثواب ملے گا اتنا ہی آپ کو، آپ کے بزرگوں، والدین کو پہنچے گا۔ اس سلسلہ میں مولانا سے گزارش ہے کہ آپ نے جو اپنے ادارے یا بزرگوں کے نام سے چھپوانے کے لئے جو چار ہزار کی پابندی لگائی ہے وہ ہر ایک کے بس کی بات نہیں اس میں کچھ غریبوں کا بھی خیال فرمائیں

جواب: محترم قاری صاحب! آپکی اس رسالے اور ادارے سے محبت پر اللہ تعالیٰ آپکو جزائے خیر عطا فرمائے آپکا یہ فرمان سر آنکھوں پر۔ چار ہزار کی پابندی پرنٹنگ لائن کے کسی عذر کی وجہ سے لگائی تھی آپ کی طرح اور احباب نے بھی یہ مطالبہ فرمایا ہے لہٰذا اب ایک ہزار کارڈ بھی اپنے بزرگوں کے نام سے چھپوا کر تقسیم کیا جا سکتا ہے اور بغیر کسی نام کے جتنا بھی چاہیں لیا جا سکتا ہے جتنے کارڈ خریدیں اتنے مفت حاصل کرنے کی اسکیم جاری ہے۔

منٹوں میں لکھ پتی بلکہ ارب پتی

مولانا محمد امین عابد

﴿1﴾ رمضان المبارک کا ایک ایک روزہ سال بھر کے تین سو چون مسلسل روزوں سے زیادہ ثواب رکھتا ہے۔

﴿2﴾ بلاعذر اگر اس کا ایک روزہ بھی نہ رکھا تو عمر بھر کے روزے بھی اس کی جگہ کافی نہیں ہونگے ایسے ہی بلاعذر ایک نماز بھی وقت سے رہ جائے تو عمر بھر تلافی نہیں ہوسکتی۔

﴿3﴾ رمضان میں ہر فرض کو ثواب ستر گنا، ہر نفل، اعتکاف و ذکر اور ہر نیک کام کا ثواب ستر گنا ہو کر فرض کے برابر ہو جاتا ہے

﴿4﴾ نماز کا ثواب گھر پر ایک کا، مسجد میں پچیس کا، جامع مسجد میں پچاس کا تھا لیکن رمضان میں ستر گنا اور زائد ہوگا اس لئے رمضان میں گھر پر ستر مسجد میں سترہ سو پچاس، جامع مسجد میں تین ہزار پانچ سو ہو جاتا ہے اور پانچوں نمازوں کا گھر پر 350 کا مسجد میں آٹھ ہزار سات سو پچاس کا اور جامع مسجد میں سترہ ہزار پانچ سو کا روزانہ ثواب ہوگا۔

﴿5﴾ جماعت کا ستائیس گنا، پنج وقتہ ایک سو پینتیس اور رمضان کا ستر گنا نو ہزار چار سو پچاس گنا ثواب ہوگا۔

﴿6﴾ قرآن مجید کے ہر حرف پر دس نیکیاں۔ تو رمضان میں سات سو ہونگی قرآن مجید کے کل حروف تین لاکھ تیس ہزار چھ سو اکہتر اس طرح پورے قرآن مجید کا ثواب رمضان میں بائیس کروڑ پینسٹھ لاکھ اکہتر ہزار سات سو بنتا ہے سننے والے کو بھی اتنا ہی ثواب اور جو سمجھ کر پڑھے یا سنے اسے اتنا ہی مزید ثواب اور جو پڑھے بھی خود سنے بھی خود اور سمجھے اسے اس ثواب کا اور تین گنا یعنی سڑسٹھ کروڑ چھیانوے لاکھ نو ہزار ایک سو ثواب ملے گا اس کے علاوہ قرآن کو مس کرنا یعنی چھونا اور دیکھنا یہ بھی دس گنا زیادہ عبادت ہے۔

﴿7﴾ قرآن مجید پڑھنے کا یہ عظیم الشان ثواب شبینہ کی ایک رات میں حاصل ہوسکتا ہے بشرطیکہ کسی مکروہ یا خلاف شرع یا ریاء و نمود سے اس شبینہ کو ملوث نہ کیا جائے۔

﴿8﴾ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جو سب کو یاد ہے اس کے انیس حرف ہیں اور رمضان میں تیرہ ہزار تین سو نیکیاں صرف بسم اللہ کے پڑھنے پر ملیں گی اور جو جو سورتیں حفظ ہوں، وضو یا بے وضو چلتے پھرتے ہر حرف پر اتنی نیکیاں مفت ملیں گی۔ یاد رہے کہ ایک نیکی کی قیمت ساتوں زمینیں اور ساتوں آسمان اور جو کچھ ہے ان کے درمیان اس سے زیادہ ہے آنکھیں کھلنے پر پتہ لگے گا۔

﴿9﴾ ہر ادنیٰ سے ادنیٰ نیک کام کا ثواب ستر گنا ہے خواہ راستہ کا کانٹا ہٹانا ہی ہو۔

﴿10﴾ ایک بار درود شریف پر دس نیکیاں اور جو رمضان میں سات سو ہوتی ہیں سب سے چھوٹا درود "صلی اللہ علیہ وسلم" ہے جو ایک منٹ میں سو بار ہوسکتا ہے جس کا ثواب رمضان میں ستر ہزار فی منٹ ہوا تو ڈیڑھ منٹ میں ایک لاکھ ہزار نیکیوں سے لکھ پتی ہو گئے۔

﴿11﴾ شب قدر ہزار ماہ یعنی تیس ہزار رات کے برابر یعنی ساٹھ ہزار گنا ثواب۔ غروب شمس سے صبح صادق تک ہر منٹ کا ثواب ساٹھ ہزار منٹ کے برابر ہے ایک منٹ کا ضائع کرنا بھی کس قدر خسارہ کی بات ہے۔

﴿12﴾ نیکی کی ترغیب پر اتنا ہی ثواب ہے جتنا کرنے والے کو ہے اس لئے ہر وقت ہر نیک کام کی ترغیب دی جائے تا کہ اس کے برابر ثواب ملتا رہے اور ہر برے کام سے روکنے کی تدبیر بھی تا کہ اس کے بچنے کے برابر بھی ثواب حاصل ہوگا۔

﴿13﴾ اعتکاف پر انسان اور دوزخ کے درمیان تین خندق کا فاصلہ ہو جاتا ہے مسجد میں قدم رکھتے ہی واپسی تک کے نفلی اعتکاف کی نیت سے مفت کا یہ ثواب حاصل ہوگا۔

﴿14﴾ زکوٰۃ و عشر میں اور صدقہ و خیرات میں رمضان کی وجہ سے ستر گنا ثواب زائد ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیئے ہوئے کا ثواب رمضان میں انچاس ہزار ہے۔

﴿15﴾ ان سب کاموں میں ایصال ثواب کی بھی نیت کی جا سکتی ہے خواہ مردہ خواہ زندہ کو خواہ ان لوگوں کو جو ابھی پیدا بھی

نہیں ہوئے فقہانے لکھاہے کہ ایصال ثواب میں سب مسلمانوں کی نیت کرنی چاہیے کیونکہ ثواب تقسیم نہیں ہوسکتا بلکہ پورے کاپوراہرایک کوملتاہے۔حضورﷺ نے ارشاد فرمایا جوشخص لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ احداصمدلم یلدولم یولدولم یکن لہ کفواًاحدایک مرتبہ کہے گااللہ تعالیٰ اس کے لئے بیس لاکھ نیکیاں لکھے گا۔اگرآدمی ایک مرتبہ ہرنماز کے ساتھ کہےتوایک کروڑنیکیاں روزانہ بآسانی حاصل ہوسکتی ہیں۔رمضان المبارک میں روزانہ ستر کروڑ بن سکتی ہیں۔آپ بھی حاصل کر لیں کل یہ نیکیاں کام آئیں گی۔

مسائل رمضان المبارک:۔ یہ تمام فضائل وفوائدتب حاصل ہوسکتے ہیں جبکہ شرعی مسائل کی روشنی میں روزہ ،تراویح ،زکوٰۃ ،صدقہ فطر ،اعتکاف ،شب قدروغیرہ مبارک اعمال کو کیاجائے۔

اورصرف روزہ ہی نہیں بلکہ روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے ہمہ قسم امورومعاملات کوشریعت مطہرہ کی روشنی میں انجام دیا جائے تاکہ دونوں جہانوں میں کامیابی حاصل ہوسکے روزہ میں کیاجائزہے کیامکروہ ہے کن چیزوں سے روزہ ٹوٹتاہے جب ٹوٹ جائے توکب قضاواجب ہوتی ہے کب قضاءوکفارہ کے اکٹھ روزے رکھنے پڑتے ہیں۔یہ سب تفصیلات اس مختصر رسالہ میں ناممکن ہیں ان مسائل کےحل کے لئے مقامی مستند علماءکرام سے دریافت فرماکرحدیث کی روسے جنت کاراستہ طےفرمائیں۔

خوشخبری

کم استطاعت احباب کے لئے

کم ازکم 10 احباب کوترغیب دیکران کاسالانہ چندہ بذریعہ منی آرڈراورمکمل پتے بذریعہ خط ارسال فرمائیں اورپوراسال اپنے پتہ پر

مفت

رسالہ حاصل فرمائیں۔

معذرت

بعض احباب نے بہت قیمتی مضامین ارسال فرمائے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیرعطافرمائے لیکن یہ بہترین مضامین اس وقت موصول ہوئے جب رسالہ پرنٹنگ کیلئے پریس جاچکاتھااب اگلے رسالہ تک انتظار فرمائیں اورآئندہ اپنے مضامین انگریزی ماہ کی پندرہ تاریخ تک بھجوادیا کریں۔

حضرت ابن مسعودؓ کی روایت ہے کہ رمضان کی ہررات میں ایک منادی پکارتاہے کہ اے خیر کے تلاش کرنے والے متوجہ ہواورآگے بڑھ اوراے برائی کے طلبگاربس کر اور آنکھیں کھول اس کے بعدوہ فرشتہ کہتاہے کوئی ہے مغفرت کاچاہنے والاکہ اس کی مغفرت کی جائے کوئی ہےتوبہ کرنے والاکہ اس کی توبہ قبول کی جائے کوئی ہے دعاکرنے والاکہ اس کی دعاقبول کی جائے کوئی ہے مانگنے والاکہ اس کاسوال پورا کیاجائے۔اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک کی برکتوں سے مالامال فرمائے۔

بعض احباب اپنے عزیزوں رشتہ داروں کی دینی، تبلیغی تربیت اوراصلاح کے لئے اپنانام ظاہرکیے بغیران کے پتوں پررسالہ جاری کروانے کے لیے رقم بھیجتے ہیں اگریہ حضرات مناسب سمجھیں تواپنانام ظاہرفرماکرہدیہ بھجوائیں حدیث کی روسے محبت بڑھتی ہے چنانچہ ہرباران کے لئے رسالہ پرپتہ کے بعدیہ لکھاہوگاہدیہ منجانب ...... آپکابھائی چچاماموں وغیرہ

ادارہ کومختلف شعبوں میں کام کے لئے مخلص ،محنتی ، دیانتدار،امانتداراحباب کی فوری ضرورت ہے دعوت الی اللہ سے منسلک احباب کوترجیح دی جائیگی۔

بچوں کا صفحہ

بوجھ بجھکڑ کا مشورہ

محمد سلیم عباسی

بچو!......ایک گاؤں میں ایک شخص کسی کام سے کھجور کے بہت اونچے درخت پر چڑھ گیا اب اترنا مشکل، خوب شور مچایا، گھبرایا اس پر سارے گاؤں والے جمع ہوگئے کسی کے سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا کہ کیسے اس کو اتروائیں۔ کسی احمق نے مشورہ دیا کہ بوجھ بجھکڑ (گاؤں کا سب سے احمق آدمی جو خوامخواہ عقلمند شخص مشہور تھا) کو بلاؤ صحیح مشورے دے کر کوئی طریقہ بتلائے گا۔ بوجھ بجھکڑ صاحب بلا لئے گئے تھے اب سنئے اس نے مشورہ کیا دیا اور اس پر کیا عمل کیا گیا اس اوپر چڑھے ہوئے شخص کی طرف اس نے رسا پھینکا اور اس سے کہا کہ اپنے ارد گرد لپیٹ لو اس نے نیچے کھڑے ہوئے لوگوں سے کہا کہ سب دور دور ہٹ جاؤ۔ اب اس بوجھ بجھکڑ نے زور سے وہ رسا کھینچا وہ اوپر والا شخص دھڑام سے زمین پر آیا، بچو!......زمین پر تو آیا اس کا جسم اور روح مبارک جسم سے نکل کر اللہ کے دربار میں پہنچ گئی اور زمین پر جو جسم آیا تو ہڈی پسلی بھی چور چور۔ لوگوں نے شور مچادیا کہ یہ کیا کردیا تو جناب کہہ رہے ہیں پتا نہیں کیا ہوگیا میں تو اس طرح سترہ آدمی کنوئیں سے نکال چکا ہوں۔ انہیں تو کچھ نہیں ہوا سب صحیح سلامت ہیں۔ سب نے خوب درگت بنائی میاں بوجھ بجھکڑ صاحب کی ......کہ احمق کنویں میں گرے ہوئے کو نکالنے کا طریقہ اور ہے اور درخت پر چڑھے ہوئے کو اتارنے کا ڈھنگ اور ہے۔ تم نے نیچے پڑے ہوؤں اور اوپر چڑھے ہوؤں کو ایک ہی لاٹھی سے کیوں ہانکا؟ پھر بوجھ بجھکڑ کو ڈانٹ کر گاؤں سے نکال دیا اور خود بھی سب نے حماقت سے توبہ کرلی۔

پیارے بچو!......اس واقعے کی روشنی میں ہمارے بزرگ ہمیں یہ سمجھاتے ہیں کہ نافرمان لوگ اللہ کے نزدیک نیچے پڑے ہوئے ہیں وہ کچھ کام کر کے اوپر آجائیں تو آجائیں مگر مسلمان جو اللہ کے نزدیک ایمان اور کلمہ کی دولت کی وجہ سے اوپر ہیں وہ اگر نیچے پڑے ہوؤں کے طریقے کو اختیار کریں گے تو وہ نیچے ہوجائیں گے برباد ہوجائیں گے اور بے عزت ہوجائیں گے اس لئے ہمیں اپنے پہننے اوڑھنے، چال ڈھال، صورت شکل، کھانا پینا اور لوگوں سے میل جول، خوشی اور غمی کے طریقوں میں ایمان والوں کا اور اونچے لوگوں کا (یعنی جن کو اللہ نے اونچا کیا ہے یعنی حضرات انبیاء کرامؑ، حضرات صحابہ کرامؓ اور نیک لوگوں کا) طریقہ زندگی اختیار کرنا ہوگا ورنہ خدانہ کرے ہم بھی ناکام ہوجائیں گے اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت فرمائے اور سب کاموں میں صحیح سمجھ عطا فرمائے۔ آمین

آوے کا آوا

جیل میں نئے قیدی نے پرانے قیدی سے ایک بار پوچھ ہی لیا۔ بھائی تمہارا کوئی رشتہ دار تم سے یہاں ملنے نہیں آتا۔

پرانا قیدی جھینپتے ہوئے......وہ بھی خیر سے سب یہیں ہیں۔

"عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ"

(مشکوٰۃ شریف)

حضرت ابوہریرہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس نے رمضان شریف کا روزہ رکھا ایمان اور ثواب کی نیت سے اس کے سب پچھلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اور جس نے رات کو قیام کیا ایمان اور ثواب کی نیت سے اس کے بھی سب پچھلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔


Nutritious products
Healthier Nation
(Serving the Nation since 1983)
Supreme
MaryGold®
BREAD
Supreme
MaryGold®
BREAD
MaryGold
BAKED EVENLY ACCORDING TO
INTERNATIONAL STANDARD
PROTECT FROM DIRECT SUNLIGHT
COMMITTED TO QUALITY
Bread • Bun • Cake • Burger Bun • Cookies • Rusk